بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
74

شمارہ
37

ہفت روزہ
قادیان
Weekly
BADAR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ایڈیٹر
منصور احمد

www.akhbarbadr.in

18 ربیع الاوّل 1447 ہجری قمری ❁ 11 ؍تبوک 1404 ہجری شمسی ❁ 11 ؍ستمبر 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ (سورۃ انفال:28)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور (اسکے) رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اسکے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم (اس خیانت کو) جانتے ہو گے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 05 ؍ستمبر 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ جلالی رنگ میں تھا اور احمدؐ جمالی رنگ میں چونکہ ہمارا اسلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا نام احمدیؐ ہوا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جماعتِ احمدیہ کی وجہ تسمیہ

(اس جماعت کا نام احمدی رکھا جانے پر کسی نے سنایا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ یہ نیا نام ہے۔ اس پر کچھ گفتگو ہوئی)

فرمایا: ’’لوگوں نے جو اپنے نام حنفی، شافعی وغیرہ رکھے ہیں یہ سب بدعت ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہی نام تھے۔ محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آنحضرتؐ کا اسمِ اعظم محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ اِسم اللہ دیگر کل اسماء مثلاً حیّ، قیّوم، رحمٰن، رَحیم وغیرہ کا موصوف ہے۔ حضرت رسول کریمؐ کا نام احمدؐ وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیحؑ نے کیا یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ (الصّف:۷)

مِنۡۢ بَعۡدِی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ الفاظ نہیں کہے، بلکہ اُنہوں نے مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ ...... (الفتح:۳۰) میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب بہت سے مومنین کی معیت ہوئی جنہوں نے کفّار کے ساتھ جنگ کئے۔ حضرت موسیٰؑ نے آنحضرتؐ کا نام محمد بتلایا صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ حضرت موسیٰؑ خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے آپؐ کا نام احمدؐ بتلایا کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔ اب چونکہ ہمارا اسلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا نام احمدیؐ ہوا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 88، ایڈیشن 2018، قادیان)

روحانیت کے پانچویں درجہ پر پہنچ کر انسان مَلَك بن جاتا ہے

ایسا انسان خدا تعالیٰ کے سب حکموں کو پورا کرتا ہے اور اس پر کبھی غفلت کی نیند نہیں آتی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت 18 وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ ٭ۖ وَمَا کُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِیۡنَ کی تفسیر میں روحانیت کے سات درجوں میں سے چوتھے کے متعلق فرماتے ہیں:

چوتھا درجہ انسان کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ اُسے تقویٰ اور روحانیت سے لگاؤ ہو جاتا ہے اور وہ سب کام عقل اور سمجھ سے کرنے لگتا ہے مگر کبھی کبھی اس پر شیطان بھی غالب آ جاتا ہے ہاں بدی کا حملہ اس پر بہت کم کارگر ہوتا ہے کیونکہ اُس میں بدی کو بدی سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے اِس حالت کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ (اعراف رکوع 24) یعنی وہ لوگ جنہوں نے اُس وقت تقویٰ اختیار کیا جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی خیال اُن کو محسوس ہوا اور وہ ہوشیار ہو گئے اور اُن کی آنکھیں کُھل گئیں وہ ہدایت پا جاتے ہیں۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ کبھی کبھی ایسے لوگوں کو شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ مگر وہ جھٹ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کیلئے پکارتے ہیں اور شیطانی حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

پھر انسان اس سے بھی ترقی کرتا اور پانچویں درجہ میں پہنچ کر مَلَك بن جاتا ہے۔ یعنی اُس کی معرفتِ الٰہی ایسی ترقی کر جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل اُس کی غذا بن جاتا ہے اور جس طرح ملائکہ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ کے مصداق ہوتے ہیں اسی طرح ایسا انسان بھی خدا تعالیٰ کے سب حکموں کو پورا کرتا ہے اور اس پر کبھی غفلت کی نیند نہیں آتی۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ○ (رعد رکوع 3) یعنی ایسے لوگوں کے پاس ہر دروازہ سے فرشتے آئیں گے۔ اور ان سے کہیں گے کہ تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہے ہو۔ پس اب دیکھو کہ تمہارے لئے اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔ چونکہ یہ لوگ ملکوتی صفات رکھنے والے ہونگے اس لئے انکو دیکھتے ہی فرشتے اُن کی طرف دوڑ پڑیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اُس کے انعامات کے حصول کی خوشخبری دیں گے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت کے یہ معنے نہیں کہ فرشتے اپنی کثرت کی وجہ سے ایک دروازے کی بجائے بہت سے دروازوں سے داخل ہونگے بلکہ اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ ہر دروازہ کا فرشتہ اُن کے پاس آئے گا اور انہیں مبارک باد دیگا کہ تم اس جدو جہد میں کامیاب ہو گئے جس میں میں اور تم دونوں مل کر شیطان کا مقابلہ کیا کرتے تھے کیونکہ بدی انسانی قلب میں کئی راستوں سے داخل ہوتی ہے۔ کبھی آنکھ کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے کبھی کانوں کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے اور کبھی چھونے اور چکھنے کے ذریعہ بدی کی تحریک ہوتی ہے اور چونکہ ہر راستہ کی حفاظت کیلئے خدا تعالیٰ کے فرشتے مقرر ہیں اس لئے جب انسان شیطان پر کامیابی حاصل کرلے گا تو ہر دروازہ کا فرشتہ اُسے مبارکباد دینے کیلئے آئے گا۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 146 تا 147، مطبوعہ قادیان 2010)

❁ ❁ ❁

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ماتحتوں سے حسن سلوک

حضرت امام ابوحنیفہؒ عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سُنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہوگئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا۔ حضورؐ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے مونہہ پر تھپّڑ مارا؟ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا حضور وہ تو حبشن ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا علم نہیں۔ حضورؐ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا۔ مَیں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کردو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کردیا۔ (مسند الامام الاعظم۔ الایمان والاسلام) (حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 179 مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب) ☆☆☆

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 22 ؍اگست 2025 (مکمل متن)
حضور انور کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ جرمنی کے ایک وفد کی ملاقات
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
پیغام حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ گنی کراکری 2024ء
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
نماز جنازہ حاضر و غائب، ذکر خیر
اسماء مرحومین جلسہ سالانہ یو.کے 2025ء
نکاح، مضامین، نظم و اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ایسے دوست بناؤ جو اچھے ہوں، دیندار ہوں، اچھے اخلاق کے ہوں

لجنہ میں آکر اپنے آپکو یہ نہ سمجھو کہ آزادی ہوگئی، اب میں پندرہ سال کی ہوگئی ہوں اور تین سال کے بعد اٹھارہ سال کی ہوجاؤنگی تو میں اپنے ماں باپ کے پنجے سے آزاد ہوجاؤنگی مجھے میری سوسائٹی میرے ملک کا قانون اجازت دیتا ہے کہ میں independent ہوجاؤں، میری مرضی ہے جس سے مرضی دوستی کروں نہ کروں میری مرضی ہے میں اپنی سہیلیوں کے گھر میں overnight stay کروں، بے شک ان کے گھر میں لڑکے بھی ہیں، مرد بھی ہیں بے پردگی بھی ہوگی لیکن میں آزاد ہوں جو مرضی کروں، یہ چیزیں اچھی نہیں ہیں، اسلام کہتا ہے کہ اچھی مسلمان احمدی لڑکی کو باحیا ہونا چاہئے

ایک احمدی مسلمان لڑکی کو دوسروں کے لیے رول ماڈل ہونا چاہئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ جرمنی کے ایک وفد کی ملاقات

مورخہ 12 مئی 2024ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جرمنی سے آئی ہوئی 70 سے زائد ناصرات الاحمدیہ کے ایک وفد کو، اسلام آباد ٹلفورڈ میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ناصرات نے اس ملاقات میں شرکت کیلئے جرمنی سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناصرات کو حضور انور نے ازراہ شفقت سوال پوچھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنی زندگی میں وہ اہمیت کیسے دے سکتی ہوں جس کا وہ حق دار ہے؟

اس پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں فرمایا کہ کیا تمہیں یہ پتا ہے کہ تمہیں سب کچھ دینے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے رب العالمین مَیں ہوں۔ مَیں تمہارا ربّ ہوں۔ مَیں تمہیں پالنے والا ہوں۔ میں نے تمہیں پیدا کیا اور اس کے بعد پھر تمہاری پرورش کا انتظام کیا۔ تمہیں پالنے کا انتظام کیا۔ تمہیں اچھے ماں باپ دیے جو تمہاری تعلیم کا بھی خیال رکھتے ہیں، تمہارے کپڑوں اور لباس کا خیال رکھتے ہیں۔ تمہارے آنے جانے کا خرچہ انہوں نے دیا۔ اب یہاں آئی ہو تو پیسے انہی سے لے کے آئی ہو۔ تو اس طرح اللہ کا شکر ادا کرو۔ جب یہ خیال آئے گا کہ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے میرے لیے پیدا کی ہیں تو اللہ کی عبادت کا حق بھی ادا ہوگا اور اللہ کی شکرگزاری بھی زیادہ پیدا ہوگی۔

ایک ناصرہ نے قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 52 کے حوالے سے سوال کیا کہ اس کے مطابق ہمیں عیسائیوں یا یہودیوں کو دوست کیوں نہیں بنانا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ میاں نے دوست بنانے سے منع نہیں کیا۔ اگر تم دوست بناؤ گی، واقف بناؤ گی، قریبی تعلق پیدا کروگی تبھی تم تبلیغ کر سکتی ہو۔ جب تم ان سے دور رہوگی کہ میرے قریب نہ آنا، تو پھر تم تبلیغ کس طرح کروگی؟ تو یہاں اللہ میاں کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو دین سے دور ہٹے ہوئے ہیں، ان کو دوست نہ بناؤ اور کسی سے خوفزدہ نہ ہو۔ ساری آیت پڑھو۔ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہی فتح دینی ہے، تم نے ہی کامیاب ہونا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ دنیا والے کامیاب ہو جائیں گے۔ آخر کامیابی تمہاری ہی ہے۔ اس لیے ان برے لوگوں سے بچو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک سکھ آیا۔ اس نے کہا کہ میں دین سے دور ہٹ رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کالج میں اپنی جگہ تبدیل کرلو۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس نے آکر بتایا کہ جب سے میں نے اپنی کرسی تبدیل کی ہے میرے خیالات جو atheist خیالات ہوتے تھے، دین سے دُور ہونے کے خیالات آرہے تھے، وہ سب ٹھیک ہوگئے ہیں کیونکہ میرا جو classmate ہے جس کے ساتھ میں بیٹھتا ہوں وہ دیندار ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جب تم برے لوگوں کو دوست بناتے ہو تو وہ تمہارے پہ اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ نہ بھی کوئی بات کریں تب بھی لاشعوری طور پر تم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے دوست بناؤ جو اچھے ہوں، دیندار ہوں، اچھے اخلاق کے ہوں۔ بعض لوگوں میں دین نہیں ہوتا لیکن اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سنتے ہیں۔ تمہیں appreciate کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہاں مراد یہ ہے کہ برے لوگوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ ان سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو ایسا دوست بناؤ کہ گویا وہ تمہارے بہت گہرے خونی رشتہ دار ہیں۔

ایک ناصرہ نے حضور انور سے قبر کے عذاب کے حوالے سے پوچھا کہ اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ قبر کے عذاب سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ ہم نیک کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میری عبادت کرو تو اس کی عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے تم اچھے اخلاق دکھاؤ، دوسروں کا خیال رکھو، غریبوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو۔ تو تم ان کا خیال رکھو اور لوگوں سے اچھی طرح ملو۔ جب اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کر رہے ہوگے اور بندوں کا حق بھی ادا کر رہے ہوگے تو اللہ تعالیٰ کو سزا دینے کی ضرورت کیا ہے۔ اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قبر کے عذاب سے بچائے۔

اِس جسم کو تو عذاب نہیں ملتا۔ جسم تو یہیں رہ گیا۔ تو ایک مثال دی ہوئی ہے تمہیں سمجھانے کے لیے کہ جب تم مر گئے، قبر میں چلے گئے تو پھر وہاں سزا کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ سزا اس قبر میں نہیں مل رہی ہوتی۔ سزا تو اس روح کو مل رہی ہوتی ہے جو اوپر چلی جاتی ہے لیکن اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قبر سے دے دی کیونکہ تم صرف قبر کے جسم کو جانتی ہو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے، ہمارے سے ایسا حساب کتاب نہ لے جس سے ہم پریشان ہو جائیں۔

ایک ناصرہ نے جماعت کے معاشرے پر مثبت اثرات ڈالنے کے طریقوں کے بارے میں حضور انور سے استفسار کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ نیک ہیں اور اپنی دعاؤں میں مخلص ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے اچھے اعمال کو برکت بخشے گا۔ یتیموں کی دیکھ بھال کرنا، دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنا یہ سب اس میں کردار ادا کرتے ہیں۔ مزید برآں فرمایا کہ سکول اور حصول تعلیم میں عمدہ کارکردگی دکھانا اور علمی کاموں پر توجہ مرکوز کرنا، دوسروں کے سامنے اچھے اخلاق کی نمایاں مثال بن سکتا ہے۔ انسانیت کی خدمت میں مشغول رہنا، فلاحی کاموں میں حصہ لینا اور دوسروں کی فلاح و بہبود میں مثبت کردار ادا کرتے رہنا نہایت اہم اور ضروری ہے۔

حضور انور نے جرمنی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں بہت سے لوگ احمدیوں کو دوسرے مسلمانوں سے مختلف سمجھتے ہیں۔ فرمایا کہ جرمنی میں مساجد کے افتتاح کے دوران اکثر یہ سننے کو ملتا ہے کہ احمدیوں کو اچھے اور نیک افراد کے طور پر پہچانا جاتا ہے، جو معاشرے پر مثبت اثرات ڈال رہے ہیں۔ اپنے اندر نیکی پیدا کریں تو آپ لاشعوری طور پر معاشرے پر مثبت اثر ڈالیں گے۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ جب حضور انور خوش ہوتے ہیں یا پریشان ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خوش ہوتے ہیں تب بھی وہی کرتے ہیں اور جب پریشان ہوتے ہیں تب بھی وہی کرتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں تو اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ پریشان ہوتے ہیں تب بھی اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس ہے کیا؟

ایک ناصرہ نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ میری کلاس فیلو کہتی ہے کہ اسلام میں مرد اور عورت کو برابر نہیں سمجھا جاتا کیونکہ مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے اور عورت کو نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کو کہو کہ عورت کو اگر چار شادیوں کی اجازت مل گئی تو عورت تو پریشان ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اسکی فطرت کے مطابق طاقت دی ہوئی ہے۔ شادیاں کسی مقصد کیلئے ہیں۔ مردوں کو کھلی چھٹی نہیں دی ہوئی بڑی conditions ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر دین کیلئے ضرورت ہو جس طرح انبیاء کو ضرورت ہوتی ہے وہ زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دین کے پھیلانے کیلئے شادیاں کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین کا آدھا علم عائشہ سے سیکھو۔ اتنی importance دے دی عورت کو کہ دین کا آدھا علم عورت سے سیکھنے کو کہہ دیا۔ پھر شادیاں اس لیے کیں تا کہ دین کو پھیلانے میں عورت کردار ادا کرے۔

پھر بعض دفعہ اولاد نہیں ہوتی تو اولاد کے لیے عورت کی اجازت سے مرد شادی کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے عورت کو یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ سمجھتی ہے کہ مرد کسی وقت شادی کر سکتا ہے تو وہ شادی سے پہلے اس سے لکھوا لے کہ تم میرے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کروگے جب تک میں زندہ ہوں تم شادی نہیں کروگے۔ پھر وہ مرد پابند ہے کہ جو bond اس نے لکھا ہوا ہے اس کی پابندی کرے۔

عورت کی فطرت ہی اللہ تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ وہ اس طرح شادیاں نہ کرے۔ وہ یہی چاہتی ہے کہ اس کا ایک خاوند ہو اور وہ اسی سے محبت کرے۔ جب تم پندرہ سال کی ہو جاؤ گی تو کسی عورت سے تم پوچھ لو، جا کر اس کا انٹرویو لے کر پوچھو کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے دو خاوند ہوں؟ مسکراتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پھر وہ تمہارے منہ پہ چپیڑ مارے گی۔ لیکن مرد ایسے نہیں کرے گا۔

ابھی بھی دنیا میں ایسے قبیلے ہیں، انڈیا کے بعض ریموٹ علاقوں میں یا بعض آئی لینڈز ہیں جہاں عورتیں حکومت کرتی ہیں اور عورت کے دو دو تین تین خاوند ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ کہتا ہے کہ یہ تمہاری فطرت نہیں۔ اور وہ تنگ ہی آئے ہوتے ہیں۔ ان کو پتا نہیں لگتا کہ اولاد کس کی ہے۔ مرد کی اولاد کا تو پتا لگ جاتا ہے کہ کس کی اولاد ہے۔ عورت کی اگر کئی شادیاں ہوں گی تو پتا نہیں لگے گا کہ کس کے بچے ہیں۔ پھر ایک فساد پیدا ہو جائے گا۔

ایک ناصرہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ اگر کوئی جو آپ کے اوپر اتھارٹی رکھنے والا ہو جیسا کہ والدین یا ٹیچر، ان کے ساتھ اگر کوئی جھگڑا یا اختلاف ہو تو اس صورت میں مجھے کس طریق سے پیش آنا چاہئے؟ خاص طور پر جب ہم دونوں کو لگ رہا ہو کہ ہم دونوں کا نظریہ درست ہے؟

حضور انور نے فرمایا تمہارا تجربہ صرف پندرہ سال کا ہے، بلکہ سات سال نکال دو تو نو سال کا تجربہ ہے۔ اسکے مقابل پر تمہارے ٹیچر یا والدین بڑی عمر کے ہیں اور ان کا تمہارے سے experience زیادہ ہے۔ انکو پتا ہے کہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ چیز غلط ہے اور اس کیلئے کوئی argument بھی ہونا چاہئے اور اگر وہ کوئی دلیل دیتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ نہیں ہم ٹھیک ہیں اور تمہاری بات صحیح بھی ہو اور وہ غلط کہتے ہیں تو تم ان سے کہو کہ مجھے ثابت کر دیں تو میں مان لیتی ہوں۔ بحث برائے بحث for the sake of argument نہیں کرنا چاہئے۔ انکو کہو کہ مجھے سمجھا دیں۔ اگر کوئی اصولی بات ہے اور وہ پھر بھی کہیں کہ نہیں ہم ٹھیک کہہ رہے ہیں تو پھر کہو کہ میں بھی دعا کرتی ہوں آپ بھی دعا کریں۔ پھر اگر میرے دماغ میں بات آگئی تو میں آپکی بات مان لونگی۔ اگر نہیں ہے تو پھر نہیں۔

مختلف معاملات ہوتے ہیں جن پر argue ہو سکتا ہے۔ کوئی نظریاتی بات ہے، کوئی رشتے کی بات ہے۔ تو یہ ایک جنرل سوال ہے کہ اگر وہ کہیں کہ یوں ہے تو ہم کہیں کہ یوں ہے۔ بعض دفعہ کسی لڑکی کا کوئی رشتہ آتا ہے۔ والدین کہتے ہیں یہ رشتہ اچھا ہے، تم کرلو۔ لڑکی کہتی ہے کہ مجھے تسلی نہیں مَیں نہیں کروں گی۔ وہ تمہارے ساتھ argue کرتے ہیں کہ ضرور کرو۔ تو اس پہ تم کہہ سکتی ہو کہ اچھا پھر میں دعا کروں گی۔ دعا کے بعد میری تسلی ہوگی تو مَیں کروں گی، نہیں تو نہیں کروں گی۔ رشتے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حق دیا ہے کہ تم اپنے رشتے کا انکار کرو یا اقرار کرو۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کی جھلک قابل غور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تھا اب یہ ایک مفتوح قوم تھی اور جنگی دستور اور رواج کے مطابق فاتح ہی مفتوح قوم کے اموال کا مالک ہوا کرتا ہے لیکن اب جب جنگ کے لیے ہتھیاروں کی ضرورت پڑی تو ایک ایک ہتھیار ادھار لیا گیا اور اس وعدے کے ساتھ کہ ہم جتنے ہتھیار لے رہے ہیں اتنے ہی واپس کریں گے

غزوہ حنین کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روح پرور بیان

مکرم خواجہ مختار احمد صاحب بٹ آف کینیڈا اور مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب آف انڈیا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/اگست 2025ء بمطابق 22/ظہور 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

جنگوں کے یا غزوات کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ اسی ضمن میں آج غزوۂ حنین کا ذکر بھی کروں گا۔ یہ غزوہ شوال آٹھ ہجری میں پیش آیا۔ اس کو غزوہ حنین کیوں کہا جاتا ہے؟ اس لیے کہ حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک بستی کا نام ہے جو مکہ سے قریباً چھبیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ غزوہ اسی جگہ پر ہوا تھا اس لیے اس کو غزوۂ حنین کہا جاتا ہے۔ اس غزوہ میں شامل بڑا قبیلہ **ھَوَازِن** تھا اس لیے اس کو غزوۂ **ھَوَازِن** بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے اس کو غزوۂ اَوْطَاس بھی کہا ہے کیونکہ دشمن کی فوج کا ایک حصہ حنین سے بھاگ کر اوطاس نامی وادی میں چلا گیا تھا اور مسلمانوں نے وہاں پہنچ کر دشمن کو شکست دی تھی۔ اس لیے بعض نے یہ نام دیا ہے جبکہ اکثر مصنفین نے سریّہ اوطاس کا الگ ذکر کیا ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 151 دار الکتب العلمیۃ، بیروت) (غزوات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علامہ برہان الدین حلبی، مترجم اردو صفحہ 623)

(دائرہ معارف سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 221 بزم اقبال لاہور) (طبقات الکبریٰ جلد دوم صفحہ 114 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غزوہ حنین کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ۔ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (التوبۃ: 25 تا 27)

یقیناً اللہ بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کر چکا ہے اور خاص طور پر حنین کے دن بھی جب تمہاری کثرت نے تمہیں تکبر میں مبتلا کر دیا تھا۔ پس وہ تمہارے کسی کام نہ آسکی اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل کی اور ایسے لشکر اتارے جنہیں تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اس نے ان لوگوں کو عذاب دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی ایسی ہی جزا ہوا کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد بھی اللہ جس پر چاہے گا توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب مکہ فتح ہو گیا اور اس وقت تک عرب کے بڑے بڑے قبائل یا اسلام لے آئے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں چلے آئے لیکن مکہ کے قریب ہی بسنے والے بنو **ھَوَازِن** اور بنو ثقیف جو کہ نہایت سرکش اور جنگجو قبائل تھے انہوں نے نہ صرف یہ کہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ ان کے سردار جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ سمیت عرب کے قبائل کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لیا ہے۔ اب وہ یقیناً ہماری طرف پیش قدمی کریں گے۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ قبل اس کے کہ وہ ہماری طرف بڑھیں ہم خود ان پر حملہ آور ہو جائیں۔ خود انہوں نے تصور کر لیا اور یہ بھی کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ ابھی تک اناڑی لوگوں سے پڑا ہے ہمارے ساتھ ابھی تک ان کا واسطہ نہیں پڑا۔ بنو **ھَوَازِن** کے ساتھ قبیلہ ثقیف، نَصْر اور جُشَم کے تمام جنگجو افراد جمع ہو گئے۔ قبیلہ سعد بن بکر اور بنو **ھِلَال** میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے۔

(ماخوذ از سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 310 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو **ھَوَازِن** نے دراصل اس سے بہت پہلے ہی مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری شروع کر دی تھی کیونکہ جب انہوں نے دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آہستہ یہود سمیت دوسرے قبائل کو اپنے تابع کرتے چلے جا رہے ہیں تو ان کو فکر لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ بت پرستی ختم ہو جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت سب پر غالب آجائیں اس لیے ضروری ہے کہ ان کا راستہ روکا جائے۔ چنانچہ اس کے لیے انہوں نے تیاری شروع کر دی اور عروہ بن مسعود کی قیادت میں ایک وفد اُردن کے شہر **جُرَش** کی طرف بھیجا تا کہ وہاں سے اسلحہ اور جنگی ہتھیار وغیرہ لے کر آئے اور بنو **ھَوَازِن** کی ان تیاریوں کا علم اس طرح ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے لیے مدینہ سے مکہ کی طرف روانگی کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہراول دستے کے طور پر کچھ لوگوں کو لشکر کے آگے آگے روانہ کر دیا۔ اس ہراول دستے نے **ھَوَازِن** کے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا جو کہ ایک جاسوس تھا اور **ھَوَازِن** کی طرف سے مسلمانوں پر نظر رکھنے کے لیے پھر رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس سے پوچھا اور اچھی طرح پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ بنو **ھَوَازِن** نے بہت سی فوج جمع کی ہے اور بنو ثقیف کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے اور بھاری ہتھیار اور اسلحہ کے لیے **جُرَش** کی طرف وفد بھیجا ہے۔

(تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 166-167 دار الکتب العلمیۃ بیروت) (امتاع الاسماع جلد 1 صفحہ 356 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(ماخوذ از غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 83 تا 85 نفیس اکیڈمی کراچی) (ماخوذ از اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 9 صفحہ 240 دار السلام)

بنو **ھَوَازِن** انہی تیاریوں میں تھے کہ مکہ بغیر کسی خاص مزاحمت کے بآسانی فتح ہو گیا جس کی وجہ سے **ھَوَازِن** نے اپنی طاقت کے غرور میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں سے مقابلہ کے لیے نکلیں اور جیسا کہ ان کا زعم تھا کہ ہم ہیں جو مسلمانوں کو مغلوب کر کے ان کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ ان سب قبائل نے قبیلہ **ھَوَازِن** کے سردار تیس سالہ جوان مالک بن عوف کو اپنا سپہ سالار اور سردار بنایا اور بیس ہزار کا لشکر تیار ہو کر حنین کی طرف بڑھنے لگا۔ بنو **ھَوَازِن** کے سردار مالک بن عوف نے اس جنگ کی تیاری کے لیے ایک ایسا قدم اٹھایا جو عرب کی تاریخ میں شاید ہی پہلے کسی نے اٹھایا ہو اور وہ یہ کہ سپہ سالار نے ہر قبیلے کے ہر فرد کو یہ حکم دیا کہ وہ لڑائی کے لیے اپنے گھر سے اکیلے نہیں نکلے گا بلکہ اپنے بیوی بچے یہاں تک کہ اپنے مال مویشی سب کچھ ساتھ لے کر نکلے اور اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے لشکر کا ہر سپاہی جان توڑ کر مردانہ وار جنگ کرے گا۔ اس کے ذہن میں یہ ہو گا کہ اس کے لیے بھاگنے کی کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ اس کے بیوی بچے مال مویشی سب اس کے ساتھ ہیں۔

اس جنگ میں ایک بوڑھے سردار **دُرَیْد بن صِمَّہ** کے لڑائی سے روکنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ یہ **ھَوَازِن** کے ساتھ تھا۔ لکھا ہے کہ بنو جُشَم میں ایک شخص **دُرَیْد بن صِمَّہ** تھا جس کی عمر سو سال سے زائد تھی۔ وہ بوڑھا شخص تھا جس کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔ اس میں لڑائی کی قوت نہ تھی مگر تجربہ کار تھا اور جنگی مہارت سے خوب واقف تھا۔ کسی زمانے میں بہادری اور شہسواری میں اس کی شہرت ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے اس کو بھی ساتھ لے لیا تا کہ اس کے تجربے اور مہارت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ جب مالک بن عوف نے لوگوں کے ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلنے پر اتفاق کر لیا اور لوگ اپنے اموال، اپنی عورتوں، اپنے بیٹوں کو لے کر نکلے یہاں تک کہ وہ اوطاس کی وادی میں پہنچ گئے اور وہاں خیمہ زن ہو گئے۔ بوڑھے دُرَید بن صمہ نے نیچے اتر کر زمین کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور کہا تم کس وادی میں ہو؟ تو انہوں نے کہا وادیٔ اَوطاس میں۔ اس نے کہا یہ سختی کے لحاظ سے گھوڑوں کے چلنے کے لیے اچھی جگہ ہے۔ کوئی ہرج نہیں ہے۔ اتنی نرم نہیں کہ سُم دھنس جائیں مگر یہ بچوں کے رونے کی آوازیں، اونٹوں، گدھوں، بکریوں اور گائیوں کی آوازیں کیوں سن رہا ہوں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ مالک بن عوف کے حکم پر

سب بچوں، عورتوں اور مال مویشی کو ساتھ لایا گیا ہے تو دُرَید نے مالک سے کہا تو اپنی قوم کا سردار ہے آج کے دن کا اثر بقیہ دنوں پر ہے۔ یہ بچوں، اونٹوں، گدھوں، بکریوں اور گائیوں کو ساتھ کیوں لایا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں ہر انسان کے پیچھے اس کے اہل و عیال کو کھڑا کردوں تا کہ وہ دشمن کے ساتھ بے جگری سے لڑے۔ دُرَید نے کہا یہ نہایت غلط رائے ہے۔ اللہ کی قَسم! تم محض بھیڑوں کو چرانا جانتے ہو یعنی اس نے کہا تمہیں لڑائی نہیں آتی۔ تمہیں لڑائی کا کچھ معلوم نہیں۔ پھر کہا کیا شکست خوردہ جماعت کو کوئی چیز واپس مل سکتی ہے۔ سنو لڑائی میں تمہارے نفع کے لیے صرف یہی بات ہے کہ آدمی کا نیزہ اور اس کی تلوار کام آئے گی اور اگر لڑائی کا فیصلہ تمہارے خلاف ہوا تو تم اپنے بیوی بچوں اور مال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اے مالک! تُو نے ھَوَازِن کی جماعت اور گھوڑوں کو آگے کیوں نہ کیا۔ اموال، عورتوں اور بچوں کو قوم کے قلعوں میں بھیج دو۔ پھر گھوڑوں پر سوار ہو کر ان سے لڑو اور پیادہ فوج گھوڑوں کے درمیان ہوگی۔ اگر تم کو کامیابی ہوئی تو یہ لوگ، بچے اور مال مویشی تم سے آملیں گے۔ اور اگر تم ناکام رہے تو تم ان کے پاس چلے جانا۔ اس طرح تیرے اہل و عیال اور تمام مویشی بچ جائیں گے۔ مالک بن عوف نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی اپنا فیصلہ تبدیل کروں گا۔ تم بوڑھے ہو گئے ہو تمہاری عقل ماری گئی ہے۔ دُرَید نے کہا اے ھَوَازِن کے گروہ! اللہ کی قسم! یہ رائے صحیح نہیں ہے۔ یہ شخص تمہاری عورتوں کو بے عزت کر دے گا اور یہ شخص تم کو دشمن کے حوالے کر کے خود ثقیف کے قلعوں میں جا کر چھپ جائے گا۔ پس تم واپس لوٹ جاؤ اور اس کو چھوڑ دو۔ یوں اس نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اس پر مالک نے جو سردار بنایا گیا تھا اپنی تلوار نکالی اور کہا اے ھَوَازِن کے گروہ! اللہ کی قسم! تمہیں میری اطاعت کرنی پڑے گی ورنہ میں اپنا سارا بوجھ اس تلوار پر ڈال کر اس کو اپنے سینے سے پار کردوں گا یعنی خودکشی کرلوں گا۔ بنو ھَوَازِن نے آپس میں مشورہ کیا اور کہا اللہ کی قسم! اگر ہم نے مالک کی نافرمانی کی تو وہ اپنے آپ کو مار دے گا حالانکہ وہ نوجوان ہے اس کی عمر تیس سال کے قریب تھی تو پھر ہم دُرَید کے ساتھ باقی رہ جائیں گے اور وہ بوڑھا ہے اس کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کی جاسکتی۔ تم مالک کے ساتھ اتفاق کرلو۔ چنانچہ یہی ہوا۔ مالک نے دُرَید سے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ کوئی اَور بھی رائے ہے تو دُرَید نے کہا کہ ہاں کمین گاہوں میں اپنے افراد کو چھپا دو جو تمہارے مددگار ثابت ہوں۔ اگر دشمن نے تم پر حملہ کر دیا تو یہ ان کے پیچھے سے حملہ کر دیں گے۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوبارہ حملہ کرسکو گے۔ اگر تم نے حملہ کیا تو پھر ان میں سے ایک بھی پیچھے نہ ہٹے گا۔ اس وقت مالک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ گھاٹیوں اور وادیوں کے دامنوں میں چھپ جائیں۔ پہلا حملہ ہی یکبارگی سے کردیں تا کہ اسلامی لشکر کو شکست دے سکیں۔

(سیرت ابن ھشام صفحہ 761-762 دارالکتب العلمیة بیروت) (السیر ۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 151-152 دارالکتب العلمیة، بیروت)

(تاریخ الخمیس جلد 2، صفحہ 508-509 دارالکتب العلمیة بیروت) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 311-312 دارالکتب العلمیة بیروت)

(غزوہ حنین از باشمیل صفحہ 78 نفیس اکیڈمی کراچی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو ھَوَازِن کی تیاری کی خبر بھی ملی۔ پہلے بھی کچھ بیان ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں ان واقعات کی خبر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل ھَوَازِن کے لشکر کے حالات کے جائزہ کے لیے حضرت عبداللہ بن ابو حَدْرَدْ اسلَمِی کو بھجوایا تھا۔ ایک تو اس جاسوس نے کچھ خبر دی تھی کہ اسلحہ اکٹھا ہو رہا ہے۔ اب جب یہ تیاری ہوگئی تو پھر اس کے لیے آپؐ نے اپنا ایک آدمی بھجوایا کہ خبر لاؤ جو عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی تھے۔ وہ ان ھَوَازِن کے لوگوں کے لشکر میں داخل ہو گئے اور ان میں چل پھر کر ہر قسم کی معلومات جمع کیں۔ وہ ایک یا دو دن ان میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مالک کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا جو اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے یہ کہہ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے پہلے کسی ایسی قوم سے قتال نہیں کیا جو جنگی فنون سے آشنا ہو۔ انہوں نے ایسی قوم کے جوانوں سے لڑائی کی ہے جن کو لڑائی کا علم نہیں ہے تو وہ ان پر غالب آ گئے ہیں۔ پس جب صبح ہوگی تو تم اپنے مویشیوں اور اپنی عورتوں کی صفیں اپنے پیچھے بنا لو پھر ایک دفعہ ہی حملہ کر دینا اور تم اپنی تلواروں کی نیام توڑ دینا اور بے نیام بیس ہزار تلواروں سے لڑو اور ایک مرد کے حملے کی طرح حملہ کرو اور تم جان لو کہ غلبہ وہی پائے گا جو پہلے حملہ کرلے گا۔ پھر عبداللہ بن ابوحدرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو ساری خبر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوراً مقابلے کی تیاریاں کیں۔

(شرح العلامة الزرقانی جزء 3 صفحہ 500-501 غزوہ حنین دارالکتب العلمیة بیروت)

ارشاد باری تعالیٰ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:۳﴾

اللہ! اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

(سیرت النبیؐ از شبلی جلد اوّل صفحہ 355 دارالاشاعت کراچی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ھَوَازِن سے مقابلے کے لیے مکہ سے روانگی سے قبل جائزہ لیا تو متوقع جنگ کے لحاظ سے اسلامی فوج کے پاس سامان جنگ بہت کم تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے مالدار رئیس صَفْوَان بن اُمَیَّہ جو اس وقت تک ابھی مشرک ہی تھا اس سے کچھ ہتھیار بطور قرض مانگے۔ تو اس نے آپؐ سے کہا: کیا آپ میرا مال عاریتاً لینا چاہتے ہیں یا غصب کرنا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم تو یہ عاریۃً مانگ رہے ہیں اور ان کی واپسی کے لیے ضمانت ہے۔ اس پر وہ دینے کے لیے تیار ہو گیا اور اس نے ایک سو زرہیں دیں جن کے ساتھ خَود اور ڈھالیں وغیرہ بھی تھیں۔ بعض روایات کے مطابق اس اسلحہ کو منتقل کرنے کے لیے اس نے اونٹ بھی ساتھ دیے۔ جنگ کے بعد صفوان کی زرہیں واپس کرنے کے لیے اکٹھی کی گئیں تو ان میں سے کچھ زرہیں کم تھیں۔ چونکہ زرہیں واپس کرنے کی ضمانت دی گئی تھی اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صَفْوَان سے بات کی کہ ان کی قیمت لے لو لیکن اب صفوان وہ صفوان نہیں رہا تھا جو زرہیں دیتے وقت تھا۔ صَفْوَان جنگ حنین میں ساتھ تھا گو کہ وہ اس وقت بھی مشرک ہی تھا اور حنین کے واقعہ کے بعد اس نے اسلام قبول کرلیا تھا یعنی جنگ میں شامل تو ہوا تھا لیکن مشرک تھا لیکن حنین کے بعد اسلام قبول کرلیا۔ اس لیے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہوں کی قیمت دیے جانے کا فرمایا تو صفوان کہنے لگا: لَا۔ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ! لِاَنَّ فِیۡ قَلۡبِی الۡیَوۡمَ مَا لَمۡ یَکُنۡ یَوۡمَئِذٍ۔ نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیونکہ میرے دل کی کیفیت جو آج ہے وہ اس دن نہیں تھی۔

اور زائد لینے سے انکار کردیا۔ اسی طرح آپ نے اپنے چچا زاد بھائی نَوفل بن حارث سے بھی تین ہزار نیزے مستعار لیے اور فرمایا: میں تیرے ان نیزوں کو دشمن کی پشت میں دھنستا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ کے اس فرمان میں یہ خبر تھی کہ دشمن شکست کھا کر بھاگے گا اور بھاری جانی نقصان اٹھائے گا۔ اسی طرح ابن ابی ربیعہ سے بھی کچھ اسلحہ مستعار لیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کی جھلک قابل غور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کرلیا تھا اب یہ ایک مفتوح قوم تھی اور جنگی دستور اور رواج کے مطابق فاتح ہی مفتوح قوم کے اموال کا مالک ہوا کرتا ہے لیکن اب جب جنگ کے لیے ہتھیاروں کی ضرورت پڑی تو ایک ایک ہتھیار ادھار لیا گیا اور اس وعدے کے ساتھ کہ ہم جتنے ہتھیار لے رہے ہیں اتنے ہی واپس کریں گے۔

اسی طرح ابوجہل کے سوتیلے بھائی عبداللہ بن ابی ربیعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ روایت میں ہے کہ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئے تھے۔

ایک روایت کے مطابق آپؐ نے قریش کے تین افراد سے قرض لیا۔ آپؐ نے صَفْوَان بن اُمَیَّہ سے پچاس ہزار درہم، عبداللہ بن ابی ربیعہ سے چالیس ہزار درہم اور حُوَیۡطِب بن عبد الۡعُزّٰی سے چالیس ہزار درہم قرض لیا۔ یہ کل ایک لاکھ تیس ہزار درہم بنتے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق نقد قرض آپ نے فتح مکہ کے موقع پر ضرورتمند صحابہ کی مدد کے لیے لیا تھا جو آپ نے ان کے درمیان تقسیم کیا تھا اور ہر ایک شخص کو کم و بیش پچاس درہم دیے گئے تھے اور ایک روایت کے مطابق بنو جَذِیۡمَہ کے مقتولین کی دیت کا معاوضہ وغیرہ ادا کرنے کے لیے یہ رقم قرض کے طور پر لی گئی تھی۔ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ضروریات کے لیے یہ رقم قرض کے طور پر لی ہو جس میں مالی معاونت اور دیتوں کی ادائیگی شامل ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(دائرہ معارف سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 9 صفحہ 236 تا 238 بزم اقبال لاہور) (السیر ۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 153 دارالکتب العلمیة بیروت)

(سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی تضمین......حدیث 3563)

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 614-615 حدیث 16524 عالم الکتب بیروت)

(الاستیعاب جلد 3 صفحہ 896-897 دارالکتب العلمیة بیروت) (سبل الھدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 258 دارالکتب العلمیة بیروت)

(غزوہ حنین، از باشمیل صفحہ 43 نفیس اکیڈمی کراچی)

اس کی باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک مکرم خواجہ مختار احمد صاحب بٹ کا ہے جو خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ کے بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں یہ بانوے سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ قانون کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ایئر فورس میں چلے گئے۔ وہاں رسالپور سے انہوں نے ایئر فورس میں ٹریننگ لی اور 1974ء تک پاک فضائیہ میں بطور قانونی افسر نمایاں خدمات بجالاتے رہے۔ اسی سال دیگر احمدی افسران کے ساتھ ان کو بھی ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات کے نہایت نازک دور میں آپ نے حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر راہنمائی جماعت کے قانونی کمیشن میں خدمت کی اور جماعت کی کوششوں کے سلسلہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے سے ملاقات بھی کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

چودھری ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گہرا تعلق تھا اور Essence of Islam کی پہلی جلد کی تیاری میں حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحب کی معاونت کا بھی ان کو موقع ملا۔ مرکزی سطح پر آپ بطور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن اور کافی سال دار القضاء ربوہ میں بطور قاضی بھی خدمت بجالاتے رہے۔

قضاء میں ان کے ساتھ میں نے بھی کچھ عرصہ کام کیا ہے۔ بڑے صائب الرائے تھے اور بڑے عاجز انسان تھے اور خلافت سے ان کا تعلق تو ہمیشہ سے تھا اور بعد میں تو میرے ساتھ بھی بڑا تعلق رہا۔

2002ء میں یہ کینیڈا منتقل ہو گئے تھے۔ وہاں ریجنل امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص فدائی احمدی تھے۔ آپ کی زندگی خلافت کے ساتھ وفاداری، عاجزی اور اخلاص کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں اور نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں ہیں۔

ان کی اہلیہ امۃ القیوم صاحبہ غلام احمد اختر صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ یہ غلام احمد اختر صاحب ریلوے میں تھے۔ ڈائریکٹر کے بڑے عہدے پہ تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں یہ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ ناظر اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ سٹیج پر تقریروں میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی بھی دیتے رہے۔ بہرحال خدمت کرنے والا خاندان تھا۔ یہ خواجہ مختار صاحب ڈاکٹر زاہد خان صاحب جو صدر قضاء بورڈ یوکے ہیں ان کے سسر تھے۔

خواجہ صاحب کی بیٹی عائشہ خان لکھتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ انہیں خلافت کا اطاعت گزار پایا۔ تینوں بہن بھائیوں کی تربیت اسی نہج پر کی۔ یہ ہمیں کہا کہ جماعت اور خلافت کی اطاعت کے علاوہ ہماری زندگی کا اَور کوئی مقصد نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے 1974ء میں ایئر فورس کی نوکری کے اچانک ختم ہو جانے اور پھر وکالت کی پرائیویٹ پریکٹس میں کچھ اتنی کامیابی نہ ملنے پر بھی کبھی صبر اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل نہیں چھوڑا۔ کسی انسان کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اور اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پیش کرتے رہے۔ کہتی ہیں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان کو عبادت گزار ہی دیکھا ہے اور نیکی کے سب کاموں میں حصہ لیتے ہی پایا ہے۔ چندہ ہمیشہ مہینے کے شروع میں دے دیا کرتے تھے اور اگر پیسے ہوتے تو پیشگی چندہ ادا کر دیا کرتے تھے۔ تعلقات نبھانے میں بہت بڑھ کر تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تو تھا ہی جیسا کہ میں نے کہا۔ غیر معمولی تعلق تھا۔ نظام جماعت کے بھی انتہائی پابند تھے بلکہ ان کے باقی بھائی بھی نظام جماعت اور خلافت سے انتہائی اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں کیونکہ ان کے والد صاحب نے ان کی تربیت کی۔ تو یہ پورا خاندان ہی اللہ کے فضل سے انتہائی وفا کا تعلق رکھنے والا ہے۔

ان کی اہلیہ بھی جیسا کہ میں نے بتایا اختر صاحب کی بیٹی ہیں یہ بھی خدمت گزار خاندان ہے۔ بہرحال ان دونوں میاں بیوی کی تربیت کی وجہ سے بچے بھی جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے ہیں اور خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو، بچوں کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی بھی توفیق دے اور مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے، ذکر ہے سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب۔ یہ انڈیا کی ہیں۔ یہ بھی گذشتہ دنوں پچھتر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی والدہ تھیں۔ بطور جماعتی نمائندہ یہ طاہر احمد صاحب یہاں انگلستان میں آئے ہوئے تھے۔ پیچھے سے ان کی والدہ کی وفات ہوگئی۔ اس لیے یہ ان کے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ یہ بھی خدمت کرنے والا خاندان ہے۔ ان کے چھوٹے بیٹے، طاہر صاحب کے بھائی شبیر احمد صاحب بھی سلسلہ کے معلم ہیں اور اسی طرح ان کی بیٹی بھی مبلغ سلسلہ جبار صاحب کی اہلیہ ہیں۔ باقی دو بیٹے جو ہیں وہ بھی جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ کافی خدمت گزار خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

طاہر احمد طارق صاحب لکھتے ہیں کہ گذشتہ پچیس سال سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور بڑے صبر اور وقار سے اپنا بیماری کا عرصہ گزارا۔ کبھی شکوہ شکایت نہیں تھا۔ ان کا تعلق چارکوٹ راجوری، جموں کشمیر سے تھا۔ خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت قاضی محمد اکبر بھٹی صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا۔ پھر ان کے خاندان میں احمدیت پھیلی۔ بہت دیندار اور نماز اور روزہ کی پابند تھیں۔ معمولی پڑھی ہوئی تھیں لیکن بچپن میں ہمیں جب شام ہوتی تو قرآنی دعائیں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں، احادیث اور انبیاء کے واقعات سناتیں۔ طبیعت کے اندر نفاست کا بہت زیادہ عنصر تھا۔ ملنسار اور اپنے تمام عزیز و اقارب سے محبت و شفقت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ خلافت اور نظام سلسلہ سے بہت محبت تھی اور خود اپنے شوق سے ہمیں وقف کیا اور وقف کو نبھانے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہیں۔ اور ہمیں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے روزانہ تیار کر کے بھجواتیں اور اسی طرح دنیاوی تعلیم کی طرف بھی توجہ دی۔ ساری اولاد کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۲ر ستمبر ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۵)

☆……☆……☆

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 09 ر اگست 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 05 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ صبیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم زکی احمد ناصر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم عطاء الرحمان مبشر صاحب (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)
(2)	مکرمہ رطیبہ رشید حق صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد خان صاحب (یہ مکرم شمس الحق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی لے پالک بیٹی ہیں) ہمراہ مکرم دانش خان صاحب ابن مکرم ظفر سردار خان صاحب (جرمنی)
(3)	مکرمہ ڈاکٹر دانیہ بشریٰ چوہدری صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار چوہدری صاحب (آسٹریلیا) ہمراہ مکرم حیدر بیگ مرزا صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم ظفر بیگ مرزا صاحب (یوکے)
(4)	مکرمہ ڈاکٹر یاسمین طارق عودہ صاحبہ بنت مکرم طارق عمر محمود عودہ صاحب (کبابیر) ہمراہ مکرم ڈاکٹر عرفان احمد بھٹی صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)
(5)	مکرمہ زینب نوید صاحبہ بنت مکرم شاہد نوید صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم احمد مقصود صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مقصود احمد صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆……☆……☆

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؕ

﴿سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ:۶﴾

یقیناً اللہ وہ ہے جس پر کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ہو چھپی نہیں رہتی۔

طالب دعا: مکرم ISLAM KHAN صاحب مرحوم، مکرمہ TAMRUN BIBI صاحبہ مرحومہ (SORO صوبہ اُڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: سید وسیم احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

130 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2025ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 130 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2025ء کیلئے مورخہ 26، 27، 28 دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو ان کا وارث بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اس جلسہ سالانہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

مرحومین جنکے اسماء جلسہ سالانہ یُو.کے ۲۰۲۵ میں بغرض دُعا سنائے گئے

جلسہ سالانہ کے اغراض میں سے ایک غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائیگا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائیگی‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں دوران سال وفات پانیوالے درج ذیل افراد کے نام بغرض دُعا جلسہ سالانہ یُو.کے.2025 میں پڑھ کر سنائے گئے۔

(1) مکرم ذکاء الرحمٰن صاحب شہید (ابن مکرم چودھری عبدالرحمٰن صاحب آف لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

(2) مکرمہ سعیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم عرف باؤ (سابق اکاؤنٹنٹ شہاب ملز ربوہ)

(3) مکرم امام محمد بیلو صاحب (سوڈان)

(4) مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب (ربوہ)

(5) مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب (راولپنڈی)

(6) مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب (ربوہ)

(7) مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب (جھنگ)

(8) مکرمہ امینہ چقماق ساہی صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد ساہی صاحب مرحوم (یوکے)

(9) مکرم محمود احمد ایاز صاحب (ناروے) برادر اکبر مکرم ملک خالد مسعود احمد صاحب

(10) عزیزم شہریار راکین ابن مکرم جناب محمد عبد الوہاب صاحب (بنگلہ دیش)

(11) مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب (کبابیر)

(12) مکرم عبد اللطیف خان صاحب (سابق ریجنل امیر مڈل سیکس۔یوکے)

(13) مکرم طیب احمد صاحب شہید ابن مکرم منظور احمد صاحب (آف راجن پور حال راولپنڈی)

(14) عزیزم مُهَنَّد مَوَيِّد ابو عَوَاد (غزہ۔فلسطین)

(15) مکرم مولوی محمد ایوب بٹ صاحب درویش (قادیان)

(16) مکرم ڈاکٹر مسعود احمد ملک صاحب (سابق نائب امیر جماعت یوایس اے)

(17) مکرم شبیر احمد لودھی صاحب ابن مکرم میاں محمد شفیع صاحب مرحوم والد مکرم فرخ شبیر لودھی صاحب (مبلغ سلسلہ لائبیریا)

(18) مکرم امیر حسن مرڑانی صاحب شہید ابن مکرم دُر محمد صاحب (آف نصرت آباد فارم ضلع میر پور خاص)

(19) مکرم مولانا عبد الستار رؤوف صاحب (مبلغ سلسلہ۔ ملائیشیا)

(20) مکرم طیب علی صاحب بنگالی درویش۔قادیان

(21) مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب (صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ) ابن مکرم مرزا احمد دین صاحب

(22) مکرم اکمورات خاکی ایف AKMURAT KHAKIEV صاحب (نیشنل صدر جماعت احمدیہ ترکمانستان)

(23) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ناظر دیوان۔ربوہ)

(24) مکرم محمد منیر ادلبی صاحب (قطر)

(25) مکرم عبدالباری طارق صاحب (انچارج کمپیوٹر سیکشن وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

(26) مکرم محمد اشرف صاحب ابن مکرم محمد بخش صاحب (منڈی بہاؤالدین)

(27) مکرم حبیب محمد شاتری صاحب (نائب امیر دوم کینیا) ابن مکرم محمد حبیب شاتری صاحب (عرب)

(28) مکرم Anubi Madengu صاحب صدر جماعت Chiwiti۔زمبابوے

(29) مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب کاہلوں ابن مکرم شریف احمد صاحب کاہلوں (میلبورن۔آسٹریلیا)

(30) مکرم چودھری محمد انور ریاض صاحب (ربوہ) ابن مکرم چودھری محمد اسلام صاحب مرحوم

(31) مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد (صدر، صدر انجمن احمدیہ۔قادیان)

(32) مکرم محمد عبدالرشید یحییٰ صاحب (مبلغ سلسلہ و صدر قضاء بورڈ کینیڈا)

(33) مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب (امیر ضلع حیدرآباد۔سندھ) ابن مکرم مرزا نذیر احمد صاحب

(34) مکرم الحاج محمد بلعَرَبی صاحب (از الجزائر۔حال فرانس)

(35) مکرم محمد اشرف صاحب (کوٹری ضلع حیدرآباد)

(36) مکرم لئیق احمد چیمہ صاحب (آف کراچی) ابن مکرم چودھری نذیر احمد چیمہ صاحب

(37) مکرمہ امۃ المصور نوری صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب (ربوہ)

(38) مکرم حسن سانوغو ابوبکر صاحب (لوکل مبلغ۔برکینا فاسو)

(39) مکرم محمد آصف صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب (آف بھلیر ضلع قصور)

(40) مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحبؓ (ربوہ)

(41) مکرم ہومیو ڈاکٹر طاہر محمود صاحب۔اسیر راہ مولیٰ (ابن مکرم غلام رسول صاحب۔آف ملیر کالونی، کراچی)

(42) مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب شہید آف سرگودھا ابن مکرم شیخ مبشر احمد صاحب دہلوی

(43) مکرم کرنل (ریٹائرڈ) پیر محمد منیر احمد صاحب (سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(44) مکرمہ سلیمہ زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ۔حال کینیڈا

(45) مکرمہ امینہ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم انعام اللہ صاحب (لاہور)

(46) مکرمہ سیدہ لبنیٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سید مولود احمد صاحب (ربوہ)

(47) مکرمہ نازمون بی بی زبیر صاحبہ اہلیہ محمد شفیع زبیر صاحب (جرمنی)

(48) مکرمہ نگہت امۃ النصیر مالک صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالمالک صاحب

(49) مکرم الحاج یعقوب احمد بن ابوبکر صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سینئر ہائی سکول و نیشنل سیکرٹری تبلیغ گھانا)

(50) مکرم نذیر احمد صاحب (جماعت مورڈن۔یوکے)

(51) مکرمہ وزیر سلطانہ صاحبہ (جماعت لوٹن۔یوکے)

(52) مکرمہ محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نثار محمد صاحب (قادیان)

(53) مکرم نوید وہاب بھٹی صاحب ابن مکرم عبد الرزاق بھٹی صاحب (سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ)

(54) مکرم صوفی محمد اشرف صاحب ابن مکرم شیر محمد صاحب (ادرحماں ضلع سرگودھا)

(55) رم طاہر محمود صاحب ابن مکرم عبد الرشید صاحب مرحوم (جماعت تھارٹن ہیتھ۔یوکے)

(56) عزیزم مزمل احمد بلوچ ابن مکرم محمد اکرم بلوچ صاحب (ماڈل کالونی۔کراچی)

(57) عزیزم حریم احمد خان ابن مکرم ندیم احمد خان صاحب (جرمنی)

(58) مکرمہ ناعمہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد محمد احمد صاحب مرحوم (آف یمن)

(59) مکرمہ نعیمہ مقصود صاحبہ (حلقہ کوٹ لکھپت ماڈل ٹاؤن۔لاہور)

(60) مکرم مولوی شیخ طارق احمد صاحب (معلم سلسلہ نظامت ارشاد وقف جدید قادیان آف مُجھ کُنڈ HMT سری نگر کشمیر)

(61) مکرمہ نصرت جہاں قیصر صاحبہ (جماعت یوکے) اہلیہ مکرم قیصر محمد صاحب (آف چنئی، انڈیا)

(62) مکرمہ ثمر صدیق صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم شہزاد صاحب (جماعت لیورپول۔یوکے)

(63) مکرم چودھری محمد انور صاحب ابن مکرم میاں غلام محمد صاحب (شالامار ٹاؤن لاہور)

(64) مکرم چودھری حسن جاوید اقبال وینس صاحب ابن مکرم چودھری غلام مصطفیٰ صاحب (دار العلوم جنوبی ربوہ)

(65) مکرم چودھری بشیر احمد صاحب ابن مکرم چودھری نور محمد صاحب (ربوہ)

(66) مکرمہ آمنہ خان صاحبہ بنت مکرم میر ولی محمد صاحب (کینیڈا)

(67) مکرم ڈاکٹر مومن حسن ملک صاحب (بریمپٹن کینیڈا) ابن مکرم ملک برکت علی صاحب (سابق امیر حافظ آباد)

(68) مکرم فارس احمد صاحب ابن مکرم عمر فرید احمد صاحب (ساہیوال)

(69) مکرمہ زاہدہ اعجاز صاحبہ (آکسفورڈ۔یوکے) اہلیہ مکرم اعجاز الحق صاحب (اسلام آباد پاکستان)

(70) مکرمہ صادقہ صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق اختر صاحب (کینیڈا)

(71) مکرم محمد ارشد خان صاحب خوشنویس (پینشنر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(72) مکرمہ سیدہ امۃ الحئی نجم السحر گردیزی صاحبہ (جرمنی) بنت مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب (وقف جدید ربوہ)

(73) مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری گلزار احمد صاحب (وزیر آباد)

(74) مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب (کینیڈا)

(75) مکرمہ خوشنود بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب (تسووالی ضلع گجرات)

(76) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم افتخار احمد سپرا صاحب (آلڈرشاٹ نارتھ۔یوکے)

(77) مکرمہ شبانہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب (قادیان)

(78) مکرم رشید احمد صاحب (ربوہ)

(79) مکرم ضیاء الدین احمد صاحب (امریکہ)

(80) مکرمہ انیسہ ایوبی صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (ملتان)

(81) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت الرحمن سراء صاحب مرحوم (چک نمبر 6/11 ایل ضلع ساہیوال)

(82) مکرم محمد عبدالرشید حیدرآبادی صاحب (جماعت یوکے) ابن مکرم عبدالرحمن صاحب (آف حیدرآباد۔انڈیا)

(83) مکرم رانا اکرام اللہ خان صاحب (آف وسن کے ضلع سیالکوٹ حال جماعت ووسٹر پارک۔یوکے)

(84) مکرمہ ولایت بی بی صاحبہ بنت مکرم احمد خان صاحب (ربوہ)

(85) مکرمہ فرزانہ خواجہ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب (کینیڈا)

(86) مکرم محمد جاوید اقبال صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ انجینئر ابن مکرم چودھری محمد دین وینس صاحب (کینیڈا)

(87) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب شہید آف کوئٹہ (کینیڈا)

(88) مکرم ناصر احمد صاحب ابن چودھری عبدالحمید صاحب (جرمنی)

(89) مکرم سید منور احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب (ربوہ)

(90) مکرم مرزا عبدالرحیم انور صاحب (لندن۔یوکے)

(91) مکرم الحاج محیب لنرے ادریس صاحب Muheeb Lanre Idris (آکسفورڈ۔یوکے)

(92) مکرم ملک مشتاق احمد صاحب (جرمنی) ابن مکرم ملک محمد عظیم صاحب (بوچھال کلاں ضلع چکوال)

(93) مکرم رانا محمد شفیق صاحب (ربوہ)

(94) مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب (دارالبرکات ربوہ)

(95) مکرم رحمت اللہ باجوہ صاحب ابن مکرم عبدالغنی صاحب (ربوہ)

(96) مکرم نبی احمد کھوسہ صاحب ابن مکرم جعفر خان صاحب (مبارکہ آباد نفیس نگر جھڈو ضلع میر پور خاص)

(97) مکرم نوید احمد بندیشہ صاحب ابن مکرم محمد رفیق بندیشہ صاحب (261 رب ادھووالی ضلع فیصل آباد)

(98) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر حسین بھٹی صاحب (بیت الفتوح ایسٹ۔یوکے)

(99) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد قریشی صاحب مرحوم (لاہور)

(100) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد سندھو صاحب (چک 43 جنوبی سرگودھا۔حال ربوہ)

(101) مکرمہ مبارکہ نصرت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد کریم صاحب

(102) مکرمہ عائشہ گورل صاحبہ (ترکی)

(103) مکرمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب (ایڈنبرا۔یوکے)

(104) مکرم ریاض احمد ہنجرا صاحب ابن مکرم احمد بخش ہنجرا صاحب (امریکہ)

(105) مکرمہ فرخندہ اختر ظفر مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم سمیع احمد ظفر مرزا صاحب مرحوم (ووسٹر پارک۔یوکے)

(106) مکرم محمد لئیق صاحب ابن مکرم میاں محمد بشیر صاحب (کینیڈا)

(107) مکرمہ صابرہ گلزار صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار احمد اٹھوال صاحب (یوکے)

(108) مکرم عبدالسلام صاحب ابن مکرم ناصر احمد مظفر صاحب (ربوہ)

(109) مکرمہ آصفہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب (مرل ضلع سیالکوٹ)

(110) مکرم راجہ عبدالواسع صاحب ابن مکرم راجہ عبدالمجید صاحب مرحوم (کینیڈا)

(111) مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب (بحریہ ٹاؤن لاہور)

(112) مکرمہ نصیرہ قدسیہ صاحبہ بنت مکرم قاضی ناصر احمد بھٹی صاحب مرحوم (سابق ریجنل امیر نارتھ ویسٹ۔یوکے)

(113) مکرم خالد محمود باجوہ صاحب (وینکوور۔کینیڈا)

(114) مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم احمد صاحب (بدین)

(115) مکرم ناصر بن حاجی الدین صاحب (ملائیشیا)

(116) مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (سوئٹزر لینڈ)

(117) مکرم عبدالرشید فوزی صاحب ابن مکرم محمد موسیٰ صاحب (امریکہ)

(118) مکرمہ صالحہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں ناصر احمد صاحب مرحوم (آف ربوہ حال ساؤتھ ہال۔یوکے)

(119) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سعید صاحب (ووسٹر پارک۔یوکے)

(120) مکرمہ امۃ الہادی رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم سردار نصیر الدین ہمایوں صاحب (عملہ حفاظت خاص اسلام آباد۔یوکے)

(121) مکرم مرزا عبدالمتین صاحب (معلم وقف جدید نیوٹی میر پور آزاد کشمیر)

(122) مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری نبی احمد چیمہ صاحب (آف گوٹھ نبی احمد چیمہ ضلع حیدرآباد سندھ)

(123) سکواڈرن لیڈر (ر) چودھری منیر احمد صاحب (سابق وائس پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

(124) رمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم لقیت اللہ صاحب مرحوم (چٹا گانگ بنگلہ دیش)

(125) مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نذیر احمد ناصر صاحب (برمنگھم ویسٹ۔یوکے)

(126) مکرم محمد جمیل فیضی صاحب ابن مکرم الحاج محمد علی فیضی صاحب (ربوہ)

(127) مکرم شیخ عطاء ربی صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ مقرب صاحب (بلجیم)

(128) مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد اعوان صاحب (حلقہ سروبا گارڈن۔لاہور)

(129) مکرم ابوسعید خان صاحب ابن مکرم اصغر علی خان صاحب (سلاؤ۔یوکے)

(130) مکرم رانا محمود احمد صاحب ابن مکرم رانا غلام مصطفیٰ صاحب (نفیس نگر ضلع میر پور خاص)

(131) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی طالب حسین صاحب (بڈھانوں ضلع راجوری ریاست جموں و کشمیر U,T انڈیا)

(132) مکرمہ صفیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید اختر صاحب مرحوم (کارکن دار الضیافت ربوہ)

(133) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکر م محمد ابراہیم صاحب (دارالنصر وسطی ربوہ)

(134) مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ (سرگودھا) اہلیہ سکواڈرن لیڈر ریٹائرڈ مکرم چودھری فضل الٰہی صاحب مرحوم (سابق نائب ناظر امور عامہ)

(135) مکرم عبد الرشید گوپانگ صاحب ابن مکرم عبد الکریم صاحب (یارو والا تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ)

(136) مکرم چودھری عزیز اللہ بنگوی صاحب (لندن۔یوکے)

(137) مکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک صاحب (جرمنی)

(138) مکرم نصیر احمد فاروقی صاحب ابن مکرم حکیم ظفر احمد صاحب سنوری (ربوہ)

(139) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد القادر صاحب (ربوہ)

(140) مکرم اشفاق حسین صاحب ابن مکرم شیخ الطاف حسین صاحب (کراچی)

(141) مکرم مرزا نوید احمد صاحب ابن مکرم مرزا بشارت احمد

صاحب (دارالعلوم وسطی حلقہ لطیف ربوہ)

(142) مکرم خلیفہ وسیم الدین محمود صاحب ابن مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب (امریکہ)

(143) مکرمہ عذرا خان صاحبہ بنت مکرم رانا نعیم الدین خان صاحب مرحوم سابق کارکن حفاظت خاص (یوکے)

(144) مکرمہ امۃ الرشید مظفر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مظفر احمد صاحب شہید (دارالذکر۔ لاہور)

(145) مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب (صدر جماعت 52 گ ب ضلع فیصل آباد)

(146) مکرمہ بشریٰ زبین صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد انوار صاحب (دستگیر کراچی)

(147) مکرم محمد عادل صاحب (آف ننگل باغبانہ محلہ طاہر قادیان۔ انڈیا)

(148) مکرمہ صفیہ خانم صاحبہ بنت مکرم قادر بخش صاحب مرحوم (جرمنی)

(149) مکرم چودھری محمد عبدالرشید صاحب ابن مکرم چودھری محمد حسین صاحب مرحوم (لندن۔ یوکے)

(150) مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق شریف چودھری صاحب (Bielefeld۔ جرمنی)

(151) مکرم سید ارشاد حسین شاہ صاحب ابن مکرم سید غلام جیلانی شاہ صاحب (راولپنڈی)

(152) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری سلطان احمد گوندل صاحب (گوٹھ سلطان احمد ضلع حیدرآباد۔ سندھ)

(153) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر چودھری منصور احمد صاحب (سعداللہ پور حال ٹورنٹو کینیڈا)

(154) مکرم دانشمند طارق صاحب (ملوٹ۔ پنڈ بیگوال۔ اسلام آباد)

(155) مکرمہ امۃ الکریم ملک صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد ملک صاحب (آلڈرشاٹ نارتھ۔ یوکے)

(156) مکرم عزیز احمد قریشی صاحب (مظفرآباد۔ آزاد کشمیر)

(157) مکرم اختر حسین صاحب ابن مکرم نیک محمد صاحب مرحوم (برمنگھم ویسٹ۔ یوکے)

(158) مکرمہ رضیہ احمد صاحبہ بنت مکرم پروفیسر محمد ابراہیم ناصر صاحب مرحوم (مالٹن پارک شائر۔ یوکے)

(159) مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ابن مکرم مرزا نذیر احمد صاحب (ربوہ)

(160) مکرم طارق ہمایوں مانگٹ صاحب ابن مکرم ہدایت اللہ مانگٹ صاحب (مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد)

(161) مکرم ارشد محمود بھٹی صاحب ابن مکرم حاجی محمد شریف بھٹی صاحب (دنیاپور ضلع لودھراں)

(162) مکرمہ رشیقہ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (مربی سلسلہ بیت الفتوح۔ یوکے)

(163) مکرم ناصر محمود سجاد صاحب ابن مکرم رشید احمد سجاد صاحب (ہنسلو۔ یوکے)

(164) مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب (ٹھروہ ضلع سیالکوٹ)

(165) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب احمد سیٹھی صاحب (نصرت آباد اسٹیٹ ضلع میرپورخاص)

(166) مکرم محمود اختر گل صاحب ابن مکرم فیض دین صاحب (ربوہ)

(167) مکرمہ امۃ الحفیظ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب مرحوم (کرائیڈن۔ یوکے)

(168) مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مبشر احمد صاحب (کراچی)

(169) مکرم مرزا ناصر احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد اشرف صاحب (بریمپٹن کینیڈا)

(170) مکرم کامران امجد چودھری صاحب ابن مکرم محمد امجد چودھری صاحب (بوسٹن امریکہ)

(171) مکرم رانا محمود احمد صاحب (پنشنر تحریک جدید۔ ربوہ)

(172) مکرمہ انیلہ عاقل صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید نذیر مانگٹ صاحب (کینیڈا)

(173) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ رکھا صاحب مرحوم (ڈیریانوالہ ضلع نارووال حال ڈیئر پارک۔ یوکے)

(174) مکرمہ عزیزہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب (Oer-Erkenschwick جرمنی)

(175) مکرم Malik Jacques Bogris صاحب۔ یک بوگریس (گوادے لوپ)

(176) مکرم چودھری فیاض الدین جہانگیر صاحب ابن مکرم نورالدین جہانگیر صاحب (واپڈا ٹاؤن لاہور)

(177) مکرم نسیم احمد صاحب ابن مکرم چودھری عبدالسلام صاحب مرحوم (ڈگری گھمناں پسرور۔ سیالکوٹ)

(178) مکرم صوفی عبدالمجید صاحب ابن مکرم امام دین صاحب مرحوم (بھابڑہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

(179) مکرمہ ثمینہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب (آلڈرشاٹ۔ یوکے)

(180) مکرمہ لبنیٰ افلین بسراء صاحبہ اہلیہ مکرم شعیب انور بسراء صاحب (Bochum جرمنی)

(181) مکرم عبدالحئی صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (سیالکوٹ۔ حال سویڈن)

(182) مکرم چودھری عبدالمجید صاحب ابن مکرم چودھری مہتاب الدین صاحب (گھارو ضلع ٹھٹھہ)

(183) مکرم ناصر احمد صاحب (Russelsheim۔ جرمنی)

(184) مکرم عبدالغفور صاحب ابن مکرم منصب خان صاحب (خوشاب)

(185) مکرم منور احمد صاحب (والتھم فارسٹ۔ یوکے)

(186) مکرم عبدالعزیز مجاہد صاحب ابن مکرم چودھری برکت علی صاحب (تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ حال ربوہ)

(187) مکرمہ حامدہ جبین صاحبہ (کینیڈا)

(188) مکرم محمد امین صاحب ابن مکرم حکیم محمد شریف صاحب (کراچی)

(189) مکرم چودھری اسحاق احمد ورک صاحب ابن مکرم چودھری محمد دین ورک صاحب مرحوم (فتح کلاس ضلع شیخوپورہ حال کینیڈا)

(190) مکرم علی اشکور صاحب (مراکش)

(191) مکرمہ فرخندہ سلطانہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ طاہر احمد صاحب مرحوم (ساؤتھ فیلڈز۔ یوکے)

(192) مکرمہ مقبولاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب (ربوہ)

(193) مکرم عرفان احمد صابر بلوچ صاحب (لوکل معلم۔ کراچی)

(194) مکرم احمد دین صاحب ابن مکرم جمال دین صاحب (لاہور)

(195) مکرم خالد ندیم احمد صاحب ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب (امریکہ)

(196) مکرمہ شکیلہ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف عامر صاحب (اسلام آباد)

(197) مکرمہ امۃ السلام راجیکی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی مبشر احمد راجیکی صاحب مرحوم (آلڈرشاٹ نارتھ۔ یوکے)

(198) مکرمہ زبیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد عظیم صاحب (بکسلے اینڈ گرینچ۔ یوکے)

(199) مکرم چودھری محمد یوسف صاحب (ٹورانٹو۔ کینیڈا)

(200) مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم میر مظہر الحق صاحب (آف شموگہ صوبہ کرناٹک۔ انڈیا)

(201) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ (ربوہ)

(202) مکرم پروفیسر محمد شریف صاحب (جرمنی)

(203) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عبدالمجید صاحب (گھارو ضلع ٹھٹھہ)

(204) مکرم محمد عارف چودھری صاحب (جہلم حال پٹنی۔ یوکے)

(205) مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب (دارالصدر غربی ربوہ حال۔ بلجیم)

(206) مکرم جناب پروفیسر شہید الاسلام موڑل صاحب ابن مکرم جناب نورعلی موڑل صاحب (آف سندربن۔ ڈھاکہ بنگلہ دیش)

(207) مکرم جناب شاہ مستفیض الرحمان صاحب ابن مکرم جناب شاہ محمد عزیز الرحمان صاحب مرحوم (بنگلہ دیش)

(208) مکرم جناب محمد نصیر احمد صاحب ابن مکرم جناب چان میاں صاحب مرحوم (ڈھاکہ۔ بنگلہ دیش)

(209) مکرم خالد محمود مظفر صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب مرحوم (عمرکوٹ۔ سندھ)

(210) مکرمہ نشاط فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب بنگالی (واقف زندگی کارکن الشرۃ الاسلامیہ لندن۔ یوکے)

(211) مکرمہ ثریا تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب مرحوم (آلڈرشاٹ۔ یوکے)

(212) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد بھٹی صاحب مرحوم (سیالکوٹ)

(213) مکرم فضل رانا صاحب ابن مکرم حکیم فتح محمد رانا صاحب (امریکہ)

(214) مکرمہ مبارکہ بیگم رانا صاحبہ اہلیہ مکرم فضل رانا صاحب مرحوم (امریکہ)

(215) مکرمہ کفیلہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید کوثر صاحب مرحوم (لاہور)

(216) مکرم محمد ریاض صاحب ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب (سابق صدر جماعت ٹوٹنگ براڈوے۔ یوکے)

(217) مکرم منور احمد ناصر صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب (Ash۔ یوکے)

(218) مکرمہ ارشاد سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد عابد صاحب (جرمنی)

(219) مکرمہ شاہدہ نورین صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب (کینیڈا)

(220) مکرم اسداللہ شاداب کرم علی صاحب ابن مکرم لطف اللہ کرم علی صاحب (سکندرآباد صوبہ تلنگانہ انڈیا)

(221) مکرمہ Helena Henderikx صاحبہ اہلیہ مکرم KT Tjoa صاحب (بیلجیم)

(222) عزیزم عفان احمد ابن مکرم لقمان احمد صاحب (نیپال)

(223) مکرمہ جمیلہ شاہین میاں صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل میاں صاحب (تھارٹن ہیتھ۔ یوکے)

(224) مکرمہ شمیم بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان بھٹہ صاحب (ربوہ)

(225) مکرمہ مریم کنیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ریاض نوید صاحب (ہمبرگ۔ جرمنی)

(226) مکرم جواد احمد صاحب ابن مکرم داؤد احمد صاحب مرحوم (جرمنی)

(227) مکرم فیاض احمد قمر صاحب ابن مکرم محبوب عالم صاحب (شاہدرہ لاہور)

(228) مکرم صغیر احمد ناصر صاحب ابن مکرم صوبیدار برکت علی صاحب (کراچی)

(229) مکرمہ آصفہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب مرحوم (نائب ناظم وقف جدید قادیان۔ بھارت)

(230) مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ابن مکرم حافظ عبدالسلام صاحب (دارالعلوم غربی صادق ربوہ)

(231) مکرم غلام حسن آہنگر صاحب ابن مکرم عبدالعزیز آہنگر صاحب (نئی بستی اننت ناگ صوبہ جموں وکشمیر۔ انڈیا)

(232) مکرمہ سیّدہ شمیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب (جرمنی)

(233) مکرم منصور احمد صاحب (ہنسلو۔ یوکے)

(234) مکرمہ امۃ الوحید ہادی صاحبہ بنت کیپٹن ہادی علی خان صاحب مرحوم (Albans.St نزد لوٹن۔ یوکے)

(235) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب مرحوم (ہاؤنسلو نارتھ یوکے)

(236) مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (کینیڈا) اہلیہ مکرم عبدالعزیز بھامبڑی صاحب مرحوم (سابق محتسب امور عامہ ربوہ)

(237) مکرم منظور احمد باجوہ صاحب ابن مکرم نذیر احمد باجوہ صاحب (حیدرآباد۔ سندھ)

(238) مکرم Maliki Assani صاحب (سابق جنرل سیکرٹری جماعت بینن)

(239) مکرم امیر امین عودہ صاحب (کبابیر)

(240) مکرمہ Binthi Katija Khan صاحبہ اہلیہ مکرم نظام خان صاحب (صدر جماعت سری لنکا)

(241) مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری لطیف احمد صاحب مرحوم (آف دارالنصر شرقی ربوہ۔ حال یول یوکے)

(242) مکرم سید خرم کامران صاحب ابن مکرم سید رشید احمد انیس صاحب (آف لاہور۔ حال مرٹن پارک۔ یوکے)

(243) مکرم محمد ارشد قمر صاحب ابن مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب (کینیڈا)

(244) مکرمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ الدین صاحب مرحوم (سابق نائب امیر وواسیر راہ مولیٰ ساہیوال)

(245) مکرم الحاج محمد فیض اللہ صاحب (بنگلہ دیش)

(246) مکرم انعام الحق صاحب (معلم وقفِ جدید۔ بنگلہ دیش)

(247) مکرم جناب سکندر حیات صاحب) آف بھیٹ خالی۔ بنگلہ دیش)

(248) مکرمہ امۃ السلام فرح صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری مجید احمد صاحب (فارنہم۔ یوکے)

(249) مکرم مبارک احمد راجپوت صاحب ابن مکرم عبدالمجید راجپوت صاحب (ناروے)

(250) مکرم چودھری عبدالمجید صاحب ابن مکرم خیر الدین صاحب (بیلجیم)

(251) مکرم صفی اللہ چودھری صاحب ابن مکرم چودھری عطاء اللہ خاں صاحب وڑائچ مرحوم (امریکہ)

(252) مکرمہ رفعت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم ملک نعیم احمد صاحب (ہالینڈ)

253 مکرم خالد اختر احمد صاحب ابن مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (لندن۔ یوکے)

254 مکرم داؤد احمد چودھری صاحب ابن مکرم چودھری ناصر احمد صاحب (وانڈزورتھ۔ یوکے)

255 مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد رمضان رانجھا صاحب (آسٹریلیا)

256 مکرمہ اسماء منیر صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب احمد صاحب (قادیان)

257 مکرم چودھری نصیر احمد صاحب (حلقہ اسلامیہ کالج امارت کریم نگر فیصل آباد)

258 مکرمہ انیس اختر ملک صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مومن حسن ملک صاحب مرحوم (کینیڈا)

259 مکرم محمد اطہر الحق صاحب (آف پنکال صوبہ اڈیشہ۔ سابق ایڈیشنل ناظر تعمیرات قادیان)

260 مکرم اعجاز الحق صاحب ابن مکرم فضل حق خان صاحب (فارنہم۔ یوکے)

261 مکرمہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالفقار احمد صاحب (لندن۔ یوکے)

262 مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب پریمی مرحوم (امریکہ)

263 مکرم چودھری عطاءاللہ وڑائچ صاحب (حاصل پورشہر۔ ضلع بہاولنگر)

264 مکرم پرویز اقبال چدھڑ صاحب ابن مکرم چودھری محمد نذیر صاحب (گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

265 مکرم چودھری حمید احمد صاحب ابن مکرم چودھری محمد اسماعیل صاحب (بریمپٹن۔ کینیڈا)

266 مکرمہ مسرت جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد جاوید صاحب (کرتو شریف ضلع شیخوپورہ)

267 مکرم احسان احمد نجم صاحب ابن مکرم محمد عرفان صابر صاحب (دارالعلوم وسطی ربوہ)

268 مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری بشارت احمد صاحب مرحوم (برسٹل۔ یوکے)

269 مکرم محمد صفدر بٹر صاحب (اپسم۔ یوکے)

270 مکرم بشیر احمد خان صاحب پریمی (فورس ہائم۔ جرمنی)

271 مکرم نورالٰہی ملک صاحب (کینیڈا)

272 مکرمہ امینہ مبارکہ خانم صاحبہ (ربوہ) اہلیہ مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب (سابق امیر ضلع شیخوپورہ)

273 مکرم مبشر احمد وڑائچ صاحب (گراس گیراؤ۔ جرمنی)

274 مکرم عبدالحئی بٹ صاحب ابن مکرم عزیز الرحمٰن بٹ صاحب (سمن آباد۔ فیصل آباد شہر)

275 عزیزم ماہد احمد ابن مکرم شاہد احمد صاحب (رائے ونڈ ضلع لاہور)

276 مکرمہ وسیمہ دین صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شبوطی صاحب مرحوم (یمن۔ حال یوکے)

277 مکرمہ سیدہ توصیف رعنا صاحبہ اہلیہ مکرم سید آفتاب حسین زیدی صاحب (ڈی ایچ اے اسلام آباد)

278 مکرمہ شہناز قمر صاحبہ اہلیہ مکرم پرویز اختر صاحب (سابق امیر ضلع عمرکوٹ۔ سندھ)

279 مکرم بشیر احمد سیفی صاحب (سابق صدر محلہ دارالرحمت غربی وسیکرٹری مال لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

280 مکرم عبدالمجید طاہر صاحب لائلپوری (پنشنر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ حال پیس ولیج۔ کینیڈا)

281 مکرمہ صادقہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر کرامت اللہ راجپوت صاحب مرحوم (کینیڈا۔حال پاکستان)

282 مکرمہ شازیہ منان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب (دار الرحمت شرقی حلقہ بشیر ربوہ)

283 مکرمہ زکیہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد مرزا صاحب مرحوم (ساؤتھ فیلڈز۔یوکے)

284 مکرم محمد اقبال صاحب ابن مکرم محمد اسحاق صاحب (کینیڈا)

285 مکرم افتخار الدین قمر صاحب (چک چٹھہ ضلع حافظ آباد)

286 مکرم علی اصغر صاحب ابن مکرم عالم خان صاحب (چک نمبر 30 ج ب۔فیصل آباد)

287 مکرمہ ڈاکٹر زینت خاتون صاحبہ (دارالکرامہ خواتین ربوہ)

288 مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب (Budingen۔جرمنی)

289 عزیزم محمد مبرور ابن مکرم محمد محمود صاحب (فیکٹری ایریا سلام ربوہ)

290 مکرمہ رشیدہ کشور رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع صاحب۔ سابق نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ یوکے (ساؤتھ چیم۔یوکے)

291 مکرم پروفیسر میر مبشر علی صاحب ابن مکرم میر حبیب علی صاحب (آف شورائیل، برہمن بڑیہ۔بنگلہ دیش)

292 مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب مرحوم (کراچی)

293 مکرمہ ٹی کے سمیہ صاحبہ اہلیہ مکرم بی اے نجیب صاحب (آف ارنا کلم صوبہ کیرلہ۔انڈیا)

294 مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد بھٹی صاحب (احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور)

295 مکرم سید منور احمد نوری صاحب ابن مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری (تھارٹن ہیتھ یوکے)

296 مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ابن مکرم چودھری محفوظ الرحمٰن صاحب۔واقف زندگی (سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

297 مکرمہ عصمت خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمود الرحمن صاحب (سیکرٹری نومبائعین حلقہ بیت الفتوح۔لندن)

298 مکرم ملک فیض احمد صاحب (35 شمالی ضلع سرگودھا)

299 مکرمہ محمودہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب (دار البرکات ربوہ)

300 مکرم محمد اقبال ڈار صاحب ابن مکرم ڈاکٹر طفیل احمد ڈار صاحب (تنزانیہ۔حال برمنگھم۔یوکے)

301 مکرم عبد المنان صاحب ابن مکرم عبد الغنی صاحب (دار الرحمت شرقی بشیر ربوہ)

302 مکرم رانا عبد الوحید صاحب ابن مکرم غلام سرور صاحب (بہاولنگر)

303 مکرم اصغر علی بھنڈر صاحب ابن مکرم چودھری برکت علی صاحب (مورڈن۔یوکے)

304 مکرم دانیال احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (برمنگھم ویسٹ۔یوکے)

305 مکرم رحمت اللہ خان شاہد صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ۔لاہور)

306 مکرمہ رضیہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد نعیم صاحب مرحوم (ربوہ)

307 مکرم چودھری محمد عالم صاحب ابن مکرم چودھری مولا بخش صاحب مرحوم (دار الذکر۔لاہور)

308 مکرمہ امۃ العزیز جدران صاحبہ (نواب شاہ سندھ)

309 مکرم رشید احمد بھٹی صاحب (معلم وقف جدید۔حال کینیڈا)

310 مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان (سکاٹ لینڈ۔یوکے)

311 مکرم دانیال سلیم پراچہ صاحب (آلڈرشاٹ نارتھ۔یوکے)

312 مکرم صادق محمد صاحب (کینیڈا) ابن مکرم صالح محمد صاحب (واقف زندگی و مبلغ سلسلہ مغربی افریقہ)

313 مکرم سعید احمد ملک صاحب (میری لینڈ۔امریکہ)

314 مکرمہ مہ جبین صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد درد صاحب مرحوم (کراچی)

315 مکرمہ نعیمہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم ملک فدا صاحب مرحوم (ورجینیا۔امریکہ)

316 مکرم شفیق احمد خان صاحب (بیلجیم)

317 مکرم کرنل مقصود احمد صاحب ابن ملک محمود احمد صاحب (لاہور)

318 مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج خالد محمود صاحب (حلقہ بیت الفتوح۔یوکے)

319 مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری سلطان احمد ارشاد صاحب (ربوہ)

320 مکرم مبشر احمد تسلیم صاحب ابن مکرم حسن محمد صاحب (گوجرانوالہ)

321 مکرمہ سیدہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب (فیصل آباد حال مقیم سڈنی۔آسٹریلیا)

322 مکرمہ نیر کلیم رانا صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم رانا صاحب مرحوم (امریکہ)

323 مکرمہ منیرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد صاحب (سابق سیکرٹری مال نیویارک)

324 عزیزم اسامہ افضل ابن مکرم محمد افضل صاحب (کینیڈا)

325 مکرمہ نعیمہ مبارکہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ بشیر احمد صاحب (ووسٹر پارک۔یوکے)

326 مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ عرف رضیہ اہلیہ مکرم ملک محمد حنیف آصف صاحب مرحوم (جلنگھم۔یوکے)

327 مکرم عبد العزیز انعام صاحب ابن مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب (واقف زندگی آف مونگھیر صوبہ بہار انڈیا)

328 مکرمہ عابدہ ناصر صاحبہ (ٹورانٹو۔کینیڈا) اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب (سابق نائب امیر ضلع راولپنڈی)

329 مکرمہ قدسیہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

330 مکرم عبد الرزاق بھٹی صاحب ابن مکرم عبد الغنی بھٹی صاحب (سابق کارکن نظارت امور عامہ۔ربوہ)

331 مکرم امتیاز احمد ایوب صاحب عرف تقی ابن مکرم چودھری شریف احمد گوندل صاحب مرحوم (گوٹھ چودھری سلطان احمد گوندل حیدر آباد سندھ)

332 مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب (جاپان)

333 مکرمہ بشریٰ جمیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب احمد صاحب (لوٹن۔یوکے)

334 مکرمہ فرحت رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد ملک صاحب (میری لینڈ امریکہ)

335 مکرم میاں طاہر احمد صاحب ابن مکرم میاں حفیظ احمد صاحب (لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد)

336 مکرمہ شکیلہ اسلم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب (ٹبہ سیداں سیالکوٹ شہر)

337 مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبد الحمید صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

338 مکرم محمد یونس یوسف صاحب ابن مکرم یونس محمد ابراہیم یوسف صاحب (کینیڈا)

339 مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم کرنل محمود احمد صاحب مرحوم (نیویارک۔امریکہ)

340 مکرمہ تنویر اسلام صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری نذیر احمد دھنشہ صاحب مرحوم (لیّہ۔حال سکنتھورپ۔یوکے)

341 مکرم چودھری اشتیاق احمد صاحب ابن مکرم چودھری عنایت اللہ صاحب (حلقہ شاہ رکن عالم کالونی ملتان شہر)

342 مکرمہ عزیزہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ سیف اللہ خالد صاحب (ملتان)

343 مکرمہ امۃ الوحید خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (ربوہ)

344 مکرم مسعود احمد طاہر صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب (چک نمبر 96 گ ب صریح تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد)

345 مکرم مصطفیٰ کامل جامع صاحب (آف مصر۔حال سویڈن)

346 مکرم چودھری عزیز احمد صاحب ابن مکرم غوث محمد صاحب (الطاف پارک لاہور)

347 مکرم حمید انور صاحب ابن مکرم خورشید انور سنوری صاحب مرحوم (Carshalton۔یوکے)

348 مکرمہ امۃ الباسط شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ مبشر احمد بٹ صاحب (کراچی)

349 مکرم شاہ ناصر احمد صاحب ابن مکرم شاہ شکیل احمد صاحب (بہار انڈیا)

350 مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب (دار الفتوح غربی ربوہ)

351 مکرم ملک الطاف احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد دین صاحب (ساہیوال)

352 مکرمہ امۃ الشکور ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب (واپڈا ٹاؤن لاہور)

353 مکرمہ سلمٰی بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الباسط بٹ صاحب مرحوم (آف گوجرانوالہ حال آلڈرشاٹ ساؤتھ۔یوکے)

354 مکرمہ امۃ الوُدّ وِلانہ صاحبہ اہلیہ مکرم شہریار ولانہ صاحب (گرین فورڈ۔یوکے)

355 مکرمہ نصیرہ راجوری صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد راجوری صاحب (کراچی)

356 مکرمہ سلیم نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ثنا اللہ صاحب (راولپنڈی)

357 مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب (گوٹھ مبارک احمد ضلع خیر پور سندھ)

358 مکرم حکیم محمود احمد مَنّا صاحب (شورکوٹ ضلع جھنگ)

359 مکرمہ رعنا گل صاحبہ اہلیہ مکرم سعود نصیر احمد سولنگی صاحب (کینیڈا)

360 مکرمہ قانتہ ثمینہ صاحبہ (فرینکفرٹ۔جرمنی)

361 مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم الرحمٰن طارق صاحب مرحوم (سلاؤ۔یوکے)

362 مکرم ڈاکٹر منیر احمد عابد صاحب ابن مکرم چودھری برکت علی صاحب (ایڈیلیڈ۔آسٹریلیا)

363 مکرم Sainey Kassama صاحب عرف Basainey (گیمبیا)

364 مکرمہ شمیم سرور صاحبہ اہلیہ مکرم شبیہ احمد صاحب مرحوم (امریکہ)

365 مکرم اعجاز احمد پریمی صاحب ابن مکرم فضل کریم صاحب

366 مکرم چودھری محمد اسماعیل صاحب ابن مکرم چودھری شیر بہاول دین صاحب (فرانس)

367 مکرم برادر عبد الرقیب ولی صاحب (یوایس اے)

368 مکرمہ رفعت احمد ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد بھٹہ صاحب (ٹوٹنگ۔یوکے)

369 مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب (مبلغ سلسلہ) ابن مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب مرحوم (سوروصوبہ اڈیشہ۔انڈیا)

370 مکرمہ نجمہ انصار صاحبہ اہلیہ مکرم ملک انصار الحق صاحب شہید (لاہور۔حال کینیڈا)

371 مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ بخش صادق صاحب

372 مکرمہ مہر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم مستری ممتاز احمد صاحب مرحوم (قادیان)

373 مکرمہ بلقیس توفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد توفیق صاحب (لاہور)

374 مکرمہ مسرت کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب (دار العلوم غربی صادق ربوہ)

375 مکرم لطیف احمد جان صاحب (Raynes Park۔یوکے)

376 مکرمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب (کینیڈا)

377 مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب ابن مکرم ملک محمد شفیع صاحب (کینیڈا)

378 مکرم ملک نصیر احمد صاحب ابن مکرم ملک غلام احمد صاحب (آف کنری۔حال اسلام آباد)

379 مکرمہ حسن آرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبد العزیز صادق صاحب مرحوم (مربی سلسلہ۔بنگلہ دیش)

380 مکرم سعید اللہ صاحب ابن مکرم عنایت اللہ صاحب حصاری مرحوم (کینیڈا)

381 مکرمہ امۃ المومن صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لطیف صاحب (وولورہیمپٹن۔یوکے)

382 مکرمہ کنیز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم وریاہ صاحب مرحوم (لندن۔یوکے)

383 مکرمہ صابرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبد المطلب صاحب بنگالی درویش مرحوم (قادیان)

384 مکرم الحاج گل محمد خان صاحب مندرانی (سابق سول انجینئر و معلم وقف جدید ڈیرہ غازی خان)

385 مکرمہ مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب مرحوم (گوتھن برگ سویڈن)

386 مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز رسول شیخ صاحب مرحوم (جرمنی)

387 مکرمہ آصفہ اکمل صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر عبد السلام صاحب معلم سلسلہ (سکھیکی منڈی ضلع حافظ آباد)

388 مکرم ڈاکٹر عبد الشکور اسلم خان صاحب (ابن حضرت ظہور احمد خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ۔پٹنی۔یوکے)

389 مکرم چودھری غلام رسول باجوہ صاحب ابن مکرم حامد علی صاحب (چک H/1 ہانس ضلع ملتان)

390 مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ چودھری عرفان احمد صاحب مرحوم (گوٹھ مولوی عطاء اللہ ضلع خیر پور سندھ)

391 مکرم دانیال احمد طاہر گھمن صاحب ابن مکرم طاہر احمد گھمن صاحب (Hanau۔جرمنی)

392 مکرم منیر احمد واہلہ صاحب ابن مکرم محمد امین واہلہ صاحب (عمر کوٹ سندھ)

393 مکرمہ حانیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم صفوان خالد صاحب

394 مکرم حافظ واصف شہزاد بٹ صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب (ملائیشیا)

395 مکرم Malik Apenteng Owusu صاحب ابن مکرم Malik Suleiman Apenteng صاحب (گھانا)

396 مکرمہ ثناء کنول صاحبہ بنت مکرم ثناء اللہ ججہ صاحب (ملائیشیا)

397 عزیزم ثاقب احمد اطہر ابن مکرم چودھری اطہر محمود صاحب (کراچی)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 اگست 2025ء)

☆☆☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دار الرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

Our Moto
Your
Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

ابو بصیر کا واقعہ اور اس کے نتائج

معاہدہ حدیبیہ کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اگر قریش میں سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ کی طرف آوے تو مدینہ والے اسے پناہ نہیں دیں گے بلکہ واپس لوٹا دیں گے، لیکن اگر کوئی مسلمان اسلام سے منحرف ہو کر مکہ کا رخ کرے تو مکہ والے اسے واپس نہیں کریں گے۔ بظاہر یہ شرط مسلمانوں کے لئے موجب ہتک سمجھی گئی تھی اور اسی لئے کئی مسلمان اس پر دل برداشتہ تھے۔ حتّٰی کہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر اور فہیم صحابی کو بھی اس وقت کی برق زدہ فضا میں اس شرط پر ناراضگی اور بے چینی پیدا ہوئی تھی۔ مگر اس کے بعد جلد ہی ایسے حالات پیدا ہو گئے جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دراصل یہ شرط قریش کے لئے کمزوری کا باعث اور مسلمانوں کی مضبوطی کا موجب تھی کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شروع میں ہی فرمادیا تھا اگر کوئی مسلمان مدینہ سے منحرف ہو کر جائے گا تو وہ ایک گندہ عضو ہوگا جس کا کاٹا جانا ہی بہتر تھا لیکن اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص سچے دل سے مسلمان ہو کر مکہ سے نکلے گا تو خواہ اسے مدینہ میں جگہ ملے یا نہ ملے وہ جہاں بھی رہے گا اسلام کی مضبوطی کا باعث ہوگا اور بالآخر اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ کھول دے گا۔ اس نظریہ نے جلد ہی اپنی صداقت کو ثابت کر دیا کیونکہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ میں تشریف لائے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید ثقفی جو مکہ کا رہنے والا تھا اور قبیلہ بنو زہرہ کا حلیف تھا مسلمان ہو کر اور مکہ والوں کی حراست سے بھاگ کر مدینہ پہنچا۔ قریش مکہ نے اس کے پیچھے پیچھے اپنے دو آدمی بھجوائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے التجا کی کہ ابو بصیر کو معاہدہ کی شرائط کے مطابق ان کے حوالہ کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابو بصیر کو بلایا اور واپس چلے جانے کا حکم دیا۔ ابو بصیر نے سامنے سے واویلا کیا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ لوگ مجھے مکہ میں تنگ کریں گے اور اسلام سے منحرف ہو جانے کے لئے جبر سے کام لیں گے۔ آپ نے فرمایا ''ہم معاہدہ کی وجہ سے معذور ہیں اور تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتے اور اگر تم خدا کی رضا کی خاطر صبر سے کام لو گے تو خدا خود تمہارے لئے کوئی رستہ کھول دے گا۔ مگر ہم مجبور ہیں اور کسی صورت میں معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔'' ناچار ابو بصیر ان لوگوں کے ساتھ واپس روانہ ہو گیا مگر چونکہ اس کے دل میں اس بات کی سخت دہشت تھی کہ مکہ میں پہنچ کر اس پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جائیں گے اور اسے اسلام جیسی نعمت کو چھپا کر رکھنا پڑے گا بلکہ شاید جبر و تشدد کی وجہ سے اس سے ہاتھ ہی دھونا پڑے، اس لئے جب یہ پارٹی ذوالحلیفہ میں پہنچی جو مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر مکہ کے رستے پر ہے تو ابو بصیر نے موقع پا کر اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو جو اس پارٹی کا رئیس تھا قتل کر دیا اور قریب تھا کہ دوسرے کو بھی نشانہ بنائے مگر وہ اپنی جان بچا کر اس طرح بھاگا کہ ابو بصیر سے پہلے مدینہ پہنچ گیا۔ پیچھے پیچھے ابو بصیر بھی مدینہ میں آ پہنچا۔ جب یہ شخص مدینہ میں پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ اس کی خوف زدہ حالت کو دیکھ کر آپؐ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے اسے کوئی خوف و ہراس کا سخت دھکا لگا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی ہانپتے ہانپتے آپؐ سے عرض کیا کہ ''میرا ساتھی مارا گیا ہے اور میں بھی گویا موت کے منہ میں ہوں۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے واقعہ سنا اور تسلی دی۔ اتنے میں ابو بصیر بھی ہاتھ میں تلوار تھامے آن پہنچا اور آتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا ''یا رسول اللہ آپ نے مجھے قریش کے حوالے کر دیا اور آپ کی ذمہ داری ختم ہو گئی مگر مجھے خدا نے ظالم قوم سے نجات دے دی ہے اور اب آپ پر میری کوئی ذمہ داری نہیں۔'' آپؐ نے بے ساختہ فرمایا:

وَيْلُ اُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ۔

یعنی اس کی ماں کے لئے خرابی ہو (یہ الفاظ عربوں کے محاورہ میں لفظی معنوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ملامت یا تعجب کے موقع پر بولے جاتے ہیں) یہ شخص تو جنگ کی آگ بھڑکا رہا ہے کاش کوئی اسے سنبھالنے والا ہو۔

ابو بصیر نے یہ الفاظ سنے تو سمجھ لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے بہرحال معاہدہ کی وجہ سے واپس جانے کا ارشاد فرمائیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں بخاری کے الفاظ یہ ہیں:

فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ ۔

یعنی ''جب ابو بصیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ سنے تو جان لیا کہ آپؐ بہرحال اسے مکہ والوں کی طرف واپس بھجوا دیں گے۔''

اس پر وہ چپکے سے وہاں سے نکل آیا اور مکہ جانے کی بجائے جہاں اسے جسمانی اور روحانی دونوں موتیں نظر آتی تھیں بحیرہ احمر کے ساحل کی طرف ہٹ کر سیف البحر میں پہنچ گیا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 774 تا 776، مطبوعہ قادیان 2006)

❀❀❀

بقیہ مضمون ''ظالم اور مظلوم ایک نفسیاتی جائزہ'' از صفحہ نمبر 11

قانون کے تحت اللہ تعالیٰ کا سلوک ہونا تھا ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے خاص حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے زمانہ کے امام کو بتا دیا کہ ''ریاست کابل میں قریباً پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے'' (تذکرہ صفحہ 673)

۱۹۰۳؁ سے ۲۰۲۵؁ تک یعنی گزشتہ 122 سالوں سے دنیا بھر میں یہ واحد شہر کابل (بشمول افغانستان) ہے جہاں قتل و غارت گری کا سلسلہ چلتا چلا آ رہا ہے۔ ۸۵ ہزار آدمی سے کہیں زیادہ مر چکے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی حضرت صاحبزادہ صاحب شہید کے لئے جاری ہے۔ جہاں تک جمالی شان کی بات ہے اس تعلق سے ایک تاریخی حقیقت کا بیان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے الفاظ میں یوں ہیں:

''حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق ابھی چند سال ہوئے ایک بڑی دلچسپ روایت معلوم ہوئی۔ ہمارے صوبہ سرحد کے ایک مخلص احمدی دوست ہیں جن کے تعلقات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ چند سال پہلے افغانستان سے ایک ایسے دوست ان سے ملنے کے لئے آئے یا یہ گئے وہاں ملنے کے لئے مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں بہرحال ان کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے افغانستان کی آزادی کی روح کا Symbol یعنی نشان قائم کیا ہے یعنی یہ وہ آرکیٹیکٹ (نقشہ بنانے والے) ہیں کہ جب افغان قوم نے یہ فیصلہ کیا کہ افغان آزادی کی روح کا ایک Symbol یعنی یادگار قائم کی جائے تو یہ کام اسی آرکیٹیکٹ کے سپرد تھا کہ تم ڈیزائن بھی کرو یہ بھی فیصلہ کرو کہ اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں جگہ کون سی ہے۔ ہمارے احمدی دوست کہتے ہیں میں جب ان سے ملا تو میں بھی وہ مینار دیکھنے گیا تو پتہ لگا کہ وہ موزوں جگہ پر نہیں ہے۔ ایک ایسی جگہ پر ہے جو آرکیٹیکچر یعنی فن تعمیر کے نقطۂ نگاہ سے موزوں نہیں تھی۔ ایسی جگہ کمانڈنگ ہونی چاہئے، اونچی ہونی چاہئے، کھلا منظر ہوتا کہ دور دور سے نظر آئے لیکن وہ مکانوں میں گھری ہوئی ایک چوک کے اندر جگہ تھی مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے اس بوڑھے سے پوچھا کہ تم تو بڑے قابل آرکیٹیکٹ ہو تم نے اس یادگار کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیوں کر لیا۔ اس نے جواب یہ دیا کہ اس کا انتخاب اس لئے کیا کہ مجھے یہ کہا گیا تھا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے یعنی یہ کہ وہ تمام دنیا کے اثرات سے آزاد ہے اس کو دنیا کا کوئی خوف نہیں ہے اور حق پر قائم رہنا جانتی ہے یہ تھی اس کی روح۔ اور میں جب بچہ تھا میں نے یہاں اسی چوک میں ایک ایسا واقعہ دیکھا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے میرے دل پر ثبت ہو گیا۔ میں نے یہ دیکھا کہ ایک بزرگ زنجیروں میں جکڑا ہوا سنگسار کرنے کیلئے لے جایا جا رہا تھا۔ ہم بھی بچوں میں شامل ہو کر اسکا نظارہ دیکھنے کے لئے گئے۔ میں نے اسکے چہرہ پر ایسی عظمت دیکھی، ایسی آزادی دیکھی، ایسی بے خوفی دیکھی اور ایسا اطمینان تھا اور اس کے چہرہ پر طمانیت کی ایسی مسکراہٹ تھی کہ وہ میرے ذہن سے کبھی نہیں اترتی۔ پس جب مجھے میری قوم نے کہا کہ افغان روح آزادی کو خراج تحسین ادا کرنا ہے اور اس کے لئے ایک مینار قائم کرنا ہے تو میں نے سوچا کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں جہاں میں نے اس آزادی کی روح کو دیکھا تھا۔''

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 28,29)

پھر ظالم اور مظلوم اور ان کی نفسیاتی جائزہ کے لئے ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ جس میں ظالموں پر جمالی شان کا ذکر ہے کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اسی طرح قادیان کا ہی ایک واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب نے سنایا وہ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے ایام میں مدرسہ احمدیہ کی طرف سے آ رہا تھا کہ میں نے دیکھا ایک چھوٹی سی ٹولی جس میں چار پانچ آدمی ہیں مہمان خانے کی طرف سے آ رہی ہے اور دوسری طرف ایک بڑی ٹولی جس میں چالیس پچاس آدمی ہیں باہر کی طرف سے آ رہی ہے وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھہر گئیں اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر آپس میں لپٹ کر رونا شروع کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر اس نظارے کا عجیب اثر ہوا اور میں نے آگے بڑھ کر ان سے پوچھا کہ تم روتے کیوں ہو؟ اس پر وہ جو زیادہ تھے انہوں نے بتایا کہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو آپ کو تھوڑے نظر آ رہے ہیں یہ ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ ہم لوگوں کو ان کا احمدیت میں داخل ہونا اتنا برا معلوم ہوا اتنا برا معلوم ہوا کہ ہم نے ان پر ظلم کرنے شروع کر دیئے اور یہاں تک ظلم کئے کہ یہ اپنی جائیدادیں اور مکان وغیرہ چھوڑ کر دور کسی اور شہر میں جا بسے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے ہدایت دی اور ہم بھی احمدیت میں داخل ہو گئے لیکن نہ ہمیں ان کی خبر تھی کہ یہ کہاں ہیں اور نہ انہوں نے پھر ہمارے متعلق کوئی خبر حاصل کی۔ آج جلسہ سالانہ پر ہم آئے ہوئے تھے کہ ادھر سے ہم آ نکلے اور اُدھر سے یہ آ نکلے اور ہم نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ ہمیں ان کو دیکھ کر وہ وقت یاد آ گیا جب ہم ان پر ظلم و ستم کیا کرتے تھے اور جب خدا کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے ہم نے ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا اور انہیں بھی وہ زمانہ یاد آ گیا جب ہم نے انہیں دُکھ دیئے تھے اور ہم دونوں بیتاب ہو کر رونے لگ گئے۔ تو بڑے بڑے دشمن ہدایت پا جاتے ہیں اور بڑے بڑے مخالف راہ راست پر آ جاتے ہیں۔''

(خلافت علی منہاج نبوت جلد 3 صفحہ 311-312)

پس یہ حقیقت حال ہے یعنی حالات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ یوں ہوا کرتا ہے۔

❀❀❀

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

مخالفین کو مقدمہ کا خرچ معاف کر دیا

میں چھوٹا تھا مگر مجھے مندرجہ ذیل واقعہ اچھی طرح یاد ہے اور اس لئے بھی وہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے کہ اس کے متعلق مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت رؤیا کے ذریعہ خبر دی تھی۔ ایک دن ہم سکول سے واپس آئے تو احمدیوں کے چہروں پر ملال کے آثار تھے۔ گول کمرہ اور دفتر محاسب کے درمیان جہاں مسجد کا دروازہ ہے ہم نے دیکھا کہ ہمارے بعض چچاؤں نے وہاں دیوار کھینچ دی ہے اس لئے ہم اندر سے ہوکر گھر پہنچے اور معلوم ہوا کہ یہ دیوار اس لئے کھینچی گئی ہے کہ تا احمدی نماز کے لئے مسجد میں نہ آسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکم دیا کہ ہاتھ مت اُٹھاؤ اور مقدمہ کرو۔ آخر مقدمہ کیا گیا جو خارج ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نالش نہ کریں گے کامیابی نہ ہوگی۔

آپ کی عادت تھی کہ مقدمہ وغیرہ میں نہ پڑتے مگر یہ چونکہ جماعت کا معاملہ تھا اور دوستوں کو اس دیوار سے بہت تکلیف تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ اچھا میری طرف سے مقدمہ کیا جائے۔ چنانچہ مقدمہ ہوا اور دیوار گرائی گئی۔ فیصلہ سے بہت پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں کھڑا ہوں اور وہ دیوار توڑی جارہی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بھی پاس ہی کھڑے ہیں اور پھر ایسا ہی ہوا۔ جس دن سرکاری آدمی اسے گرانے آئے عصر کے بعد میں مسجد والی سیڑھیوں سے اُترا۔ عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ درس دیا کرتے تھے، سخت بارش آئی اور حضرت خلیفہ اوّل بھی شاید بارش کی وجہ سے یا یونہی وہاں آکر کھڑے ہوگئے۔ اس دیوار کی وجہ سے جماعت کو مہینوں یا شاید سالوں تکالیف اٹھانی پڑیں کیونکہ انہیں مسجد تک پہنچنا مشکل تھا۔ پھر مقدمہ پر ہزاروں روپیہ خرچ ہوا اور عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصہ ہمارے چچاؤں پر ڈالا جائے۔ کئی لوگ غصہ سے کہہ رہے تھے کہ یہ بہت کم ڈالا گیا ہے ان کو تباہ کر دینا چاہئے۔ جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے۔ آپؑ کو عشاء کے قریب رؤیا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اِس کی وجہ سے وہ تکلیف میں ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی اِسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جاکر کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کر دیا ہے۔ مجھے اس معافی کی صورت پوری طرح یاد نہیں کہ آیا سب رقم معاف کر دی تھی یا بعض حصہ۔ بچپن کا واقعہ ہے اس لئے اس کی ساری تفاصیل یاد نہیں رہیں مگر اتنا یاد ہے کہ فرمایا مجھے رات نیند نہیں آئے گی اِسی وقت کسی کو بھیج دیا جائے جو جاکر کہہ دے یہ رقم یا اس کا بعض حصہ جو بھی صورت تھی تم سے وصول نہ کیا جائے گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنّت بھی ہمیں یہی بتاتی ہے کہ مومن کا رحم اتنا بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ دوسرا خیال بھی نہیں کرسکتا۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 485-484)

اونٹ چالیس اور ٹوڈا بتالیس

عرصہ ہوا جب کہ پہلے پہل میں نے چند ایک دوستوں کے ساتھ مل کر رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا۔ اس رسالہ کو روشناس کرانے کے لئے جو مضمون میں نے لکھا جس میں اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے تھے وہ جب شائع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور اس کی خاص تعریف کی اور عرض کیا کہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ حضور اسے ضرور پڑھیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد مبارک میں وہ رسالہ منگوایا اور غالباً مولوی محمد علی صاحب سے وہ مضمون پڑھوا کر سنا اور تعریف کی لیکن اس کے بعد جب میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے فرمایا! میاں تمہارا مضمون بہت اچھا تھا مگر میرا دل خوش نہیں ہوا اور فرمایا کہ ہمارے وطن میں ایک مثل مشہور ہے کہ ''اونٹ چالی اور ٹوڈا بتالی'' اور تم نے یہ مثل پوری نہیں کی۔ میں تو اتنی پنجابی نہ جانتا تھا کہ اس کا مطلب سمجھ سکتا اس لئے میرے چہرہ پر حیرت کے آثار دیکھ کر آپ نے فرمایا۔ شاید تم نے اس کا مطلب نہیں سمجھا۔ یہ ہمارے علاقہ کی ایک مثال ہے کوئی شخص اونٹ بیچ رہا تھا اور ساتھ اونٹ کا بچہ بھی تھا جسے اس علاقہ میں ٹوڈا کہتے ہیں۔ کسی نے اس سے قیمت پوچھی تو اس نے کہا کہ اونٹ کی قیمت تو چالیس روپیہ مگر ٹوڈا کی بیالیس روپیہ۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ ٹوڈا اونٹ بھی ہے اور بچہ بھی ہے۔ اسی طرح تمہارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف براہین احمدیہ موجود تھی۔ آپؑ نے جب یہ تصنیف کی تو اس وقت آپؑ کے سامنے کوئی ایسا اسلامی لٹریچر موجود نہ تھا۔ مگر تمہارے سامنے یہ موجود تھا اور امید تھی کہ تم اس سے بڑھ کر کوئی چیز لاؤ گے۔ ماموریں سے بڑھ کر علم تو کوئی کیا لاسکتا ہے سوائے اس کے کہ ان کے پوشیدہ خزانوں کو نکال نکال کر پیش کرتے رہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ بعد میں آنے والی نسلوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ گزشتہ بنیاد کو اونچا کرتے رہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسے آئندہ نسلیں اگر ذہنوں میں رکھیں تو خود بھی برکات اور فضل حاصل کرسکتی ہیں اور قوم کے لئے بھی برکات اور فضلوں کا موجب ہوسکتی ہیں مگر اپنے آباء سے آگے بڑھنے کی کوشش نیک باتوں میں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ چور کا بچہ یہ کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر چور ہو بلکہ یہ مطلب ہے کہ نمازی آدمی کی اولاد کوشش کرے کہ باپ سے بڑھ کر نمازی ہو۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 485-484)

عادت کے خلاف کام کرنا

مجھے یاد ہے جب میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا تو پرانے دستور کے مطابق میں پاجامہ پہنا کرتا تھا۔ جو شلوار کے رواج سے پہلے عام طور پر سکولوں میں رائج تھا جو شرعی پاجامہ کہلاتا ہے وہ تو اوپر سے کھلا اور نیچے سے تنگ ہوتا ہے، لیکن وہ اوپر نیچے برابر پتلون نما ہوتا تھا اور وہی میں عموماً پہنا کرتا تھا۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰہ والسلام دیکھ کر فرمایا کرتے تھے یہ پاجامہ کیا ہے جیسے بندوق کا بگہ (تھیلا) ہوتا ہے۔ اب تو بندوقیں بھی پرانے طرز کی نہیں رہیں اور نہ ویسے تھیلے ہوتے ہیں۔ مگر پہلے اس قسم کے ہوا کرتے تھے۔ بعض لڑکوں نے مجھے کہا میں شلوار پہنا کروں چنانچہ میں نے شلوار بنوائی۔ مجھے خوب یاد ہے جب پہن کر میں گھر سے باہر آیا تو میں نہیں سمجھتا کوئی چور یا ڈاکو بھی کوئی واردات کرکے اتنی ندامت اور شرمندگی محسوس کرتا ہوگا جتنی کہ مجھے اس وقت شلوار پہننے سے محسوس ہوئی۔ میں آنکھیں نیچی کئے ہوئے بمشکل اس مکان تک جو پہلے شفاخانہ تھا اور جس میں اس وقت ڈاکٹر عبداللہ صاحب بیٹھا کرتے تھے آیا۔ بھائی عبدالرحیم صاحب اور بعض دوسرے استادوں نے اس بات کی تائید کی بھی کہ شلوار اچھی لگتی ہے مگر مجھے اتنی شرم آئی کہ واپس جاکر میں نے اسے اتار دیا۔ اب میں شلوار ہی پہنتا ہوں مگر اس کی عادت آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی میں دوسرے قسم کا پاجامہ بدلوں تو گو اتنی شرم تو مجھے نہ آئے جتنی اس وقت آئی تھی لیکن کچھ نہ کچھ طبیعت میں بے اطمینانی ضرور ہو۔ پس اگر عادت کے خلاف ایک شلوار پہن کر جس کا عبادات یا شریعت سے کوئی تعلق نہیں طبیعت میں قبض اور بے اطمینانی پیدا ہوسکتی ہے تو یہ کوئی بڑے تعجب کی بات نہیں اگر میرے اس خطبہ پر بھی بعض لوگوں کو اچنبھا معلوم ہو۔

(خطبات محمود جلد 9 صفحہ 92-93)

(تذکار مہدی صفحہ 101 تا 104، ایڈیشن 2020، یوکے)

✡✡✡✡

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا : صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی ✡ سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رَبِّ ذُوالمِنَن ✡ یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ✡ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ✡ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دعا : محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصاراللہ جرمنی 2019)

طالب دعا : بی. ایس. عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

ظالم اور مظلوم ایک نفسیاتی جائزہ

(سیّد اعزاز الدین احمد مربی سلسلہ نور الاسلام جماعت احمدیہ ہبلی کرناٹک)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کی فلاح و بہبود کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اپنی طرف سے راہنما مبعوث فرمائے جو انسانوں ہی میں سے ہوتے ہیں اور بشری صفات رکھتے ہیں۔ یہ انبیاء و مرسلین قولی اور فعلی دونوں پہلوؤں سے انسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے خالق کی محبت اور رضا حاصل کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عظیم الشان نظام ہدایت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ بھی فرما دیا ہے۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق اور ان سے متعلقہ واقعات کو بطور نمونہ محفوظ کر کے ایک ایسا روحانی نظام قائم فرمایا جس میں ایک طرف فرشتے ہیں جو الٰہی احکام کے مطابق دنیا میں نیکی اور ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، تو دوسری طرف ابلیس اور اس کی جماعت کو بھی ایک مہلت دی گئی ہے تا کہ وہ انسان کو بہکانے اور گمراہی میں ڈالنے کی کوششیں کرتے رہیں۔ اس کے متعلق امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبّر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا“۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 474)

نور اور نار، حق اور باطل کی کشمکش ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ چنانچہ ایک طرف روحانیت کے پھیلاؤ سے وابستہ تعمیری کارنامے ہوتے ہیں، تو دوسری طرف ابنائے ابلیس کی طرف سے تخریبی سرگرمیوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اس مقابلے میں انجام کار الٰہی تقدیر ہی غالب آتی ہے، کیونکہ نور کے مقابلے میں نار کبھی ٹھہر نہیں سکتا، اور حق کے سامنے باطل کبھی جم نہیں سکتا۔

اس دائمی کشمکش کے پیچھے ایک نفسیاتی پہلو بھی موجود ہے۔ ہر وجود اپنی بقا کا خواہاں ہوتا ہے اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرتا ہے۔ جب وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے وجود کو خطرہ لاحق ہے اور اگر چوک گیا تو فنا ہو جائے گا، تو وہ مزاحمت پر اُتر آتا ہے اور اپنی بقا کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ چنانچہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جنگل میں تمام جانور سکون سے چرتے پھرتے ہیں، لیکن جب ان کے سامنے شیر آ جاتا ہے تو سب کا چین وسکون ختم ہو جاتا ہے۔ سارے جانور یا تو بھاگنے لگتے ہیں یا پھر مل کر مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، محض اس لئے کہ شیر کے وجود سے اُن کے اپنے وجود کی بقا کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اسی نفسیات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ ایک بڑے ابتلاء کا وقت ہے۔ ہر طرف سے ہم کافر ٹھیرائے گئے ہیں اور سب کے درمیان ہم کراہت کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ حال کے مخالف علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ ہم ان کے قبرستان میں داخل ہونے کے لائق بھی نہیں ہیں اور اندرونی قوم کا یہ حال ہے اور بیرونی قومیں اور مذاہب سب کے سب ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ بُرا جانتے ہیں اور ایک قسم کی ذاتی عداوت ہمارے ساتھ رکھتے ہیں جو اسلام کے دیگر فرقوں کے ساتھ اُن کو نہیں ہے۔ پادریوں کے سینے پر ہماری جماعت ایک بھاری پتھر کی طرح ہے اور آریوں کو بھی سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ کمر بستہ ہو کر وساوس اور اعتراضات اور کفر کے طریقوں کو دور کرنا صرف اس جماعت کا کام ہے اور دوسرے کا نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم میں نفاق نہیں۔ جو لوگ خاص خدا کے واسطے کام کرتے ہیں اُن کا کام منافقانہ نہیں ہوتا اور وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم کس طرح اخلاص کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ اس واسطے ہم اُنہیں طبعاً بُرے لگتے ہیں۔ فطرتاً دلوں کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایک بکری کے بچے کو اگر شیر کے پاس باندھ دیا جاوے تو خواہ اُس بچے نے ساری عمر بھی شیر کو پہلے نہ دیکھا ہو تو پھر بھی فطرتاً وہ اُس سے خوف زدہ ہو جائے گا۔ ہمارے مخالفین کی فطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ اگر کسی روز ان کے مذہب کا استیصال ہوگا تو اسی جماعت کے ہاتھوں ہوگا اور درحقیقت سچ یہی ہے۔ جو بات آسمان سے نازل ہوتی ہے وہ در پردہ نہیں رہتی بلکہ اس کا اثر تمام دنیا پر پڑتا ہے۔ کافر کا دل محسوس کر لیتا ہے کہ کفر توڑنے والا کون ہے۔ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو جس قدر دشمنی آپ کے ساتھ کی گئی۔ اور آپ کو دکھ اور تکالیف پہنچائی گئیں اس قدر مخالفت مسیلمہ کذاب کی نہیں ہوئی۔ اس کا سبب یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کفر بدعات اور شرک کا استیصال کرتے تھے اور مسیلمہ تو خود ہی کافر تھا۔ حق کی بات منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اس وقت ہم غریب ہیں اور بے کس ہیں اور خدا کے سوائے اور کوئی ہمارا ساتھی نہیں۔ ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ یہ قوم نابود کر دی جائے۔ بیرونی لوگ مقدمات بناتے اور اندرونی لوگ ان کے ساتھ سازش میں شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی رنگ میں مخالف ہیں اور سب ہمارا استیصال چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو براہین احمدیہ میں آج ۲۵ برس پہلے سے شائع ہو چکا ہے کہ خدا اس جماعت کو قیامت تک کفار پر غلبہ دے گا۔ کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے خواہ وہ اندرونی ہوں، خواہ بیرونی ہوں۔ ہم مطمئن ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچّے ہیں اور وہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے ان کو کوئی روک نہیں سکتا لیکن دنیا جائے اسباب ہے۔ جیسا کہ جسمانی دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے واسطے سعی کرتے ہیں، اگرچہ فصل آسمانی بارش سے پکتا ہے کیونکہ قلبہ رانی تخم ریزی وغیرہ اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے جس طرح اوائل اسلام میں آنحضرت کی قوت قدسیہ نے ہزاروں با اخلاص اعلیٰ درجہ کے بنائے تھے ایسے مخلصین سے کام بنتا ہے۔“

(ذکر حبیب صفحہ ۱۱۱۔۱۱۰)

چھٹی صدی عیسوی کے قریب مکہ میں ایک صاحبِ بصیرت جوہر شناس، ورقہ بن نوفل ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبے اور مستقبل کو پہچان لیا تھا اور فرمایا تھا کہ تمہیں تمہاری قوم نکال دے گی۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ تیرے وجود کو اپنی بقا کے لئے خطرہ سمجھا جائے گا، چنانچہ لوگ تجھ سے مخالفت کریں گے، تجھے اذیت پہنچائیں گے اور تیرے ماننے والوں پر بھی ظلم ڈھائیں گے۔

اور ایسا ہی ہوا آنحضرت ﷺ کی شدید مخالفت کی گئی۔ آپ کو جسمانی و روحانی اذیتیں دی گئیں۔ بعض صحابہ کو پہلے ہجرت کرنی پڑی اور پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے خود آنحضرت ﷺ کو بھی ہجرت کرنی پڑی۔ جب آپ ﷺ مکہ سے روانہ ہوئے تو مڑ کر مکہ کی جانب دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ! تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، لیکن تیرے رہنے والوں کے ظلم کی وجہ سے مجھے چھوڑنا پڑ رہا ہے۔

حضرت بلالؓ، جو ایک حبشی غلام تھے، ان پر کئے گئے مظالم بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی وہی تقدیر جو ہمیشہ اپنے محبوبوں کے لئے کام کرتی آئی ہے، اس وقت بھی کارفرما ہوئی۔ اسی الٰہی تقدیر کے تحت آنحضرت ﷺ کو مکہ کا فاتح بنا کر واپس لایا گیا، وہ بھی شاہانہ انداز میں۔ اور وہی حضرت بلالؓ، جو کبھی ظلم کا نشانہ تھے، اب اُنہیں وہ جھنڈا عطا ہوا جس کے سائے میں کل کے ظالموں کو پناہ لینی پڑی۔

اسی الٰہی تقدیر کا ظہور آنحضرت ﷺ کے نزولِ ثانی کے وقت بھی ہوا۔ جب اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا وقت آیا، جیسا کہ سورۃ الجمعہ میں وعدہ موجود ہے، تو حضرت امام مہدیؑ کو بھی سخت اذیتیں دی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے ان اذیتوں کو محسوس کیا اور ”داغِ ہجرت“ کی خبر دی (تذکرہ صفحہ ۲۳۷) اور ساتھ یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ ”اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً“ (تذکرہ صفحہ ۲۶۱)

پھر آپ علیہ السلام کے متبعین میں سے ایک مظلوم حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ بھی تھے ان کو سنگسار کیا گیا۔ اس کی مختصر کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے الفاظ میں یوں ہے:

”جب آپ کو شہادت کے لئے اس مقام کی طرف لے جایا جا رہا تھا جہاں آپ کو سنگسار کر کے شہید کیا جانا تھا تو امیر کابل نے کہا کہ یہ کافی نہیں اس کے ناک میں سوراخ کرواور جس طرح بیل کو ناک میں رسی ڈال کر اور کھینچ کر لے جایا جاتا ہے، اسی طرح قربانی کے بیل کو لے کر جاؤ۔ چنانچہ آپ کے ناک میں سوراخ کر کے رسی ڈالی گئی اور ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو ہنستا، شور مچاتا اور طعن وتشنیع کرتا ہوا آپ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور ان کے درمیان کابل کی گلیوں سے استقامت کا شہزادہ سر اٹھائے ہوئے گزر رہا تھا اور کوئی خوف اور کوئی بلا اس سر کو نگوں نہیں کرسکی۔ وہ اس عظمت اور شان کے ساتھ ان گلیوں سے گزرا ہے کہ اس کی یادیں وہ گلیاں قیامت تک نہیں بھلا سکیں گی۔ جب صاحبزادہ صاحب شہید کو زمین میں چھاتی تک گاڑ دیا گیا تو بادشاہ وقت نے جو آپ سے ہمدردی رکھتا تھا آپ سے کہا کہ اب بھی آپ مسیح موعود کا انکار کر دیں۔ اپنی جان کا خیال کریں، اپنے اموال اور جائیداد کا خیال کریں اور اپنے بچوں کا خیال کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے سر اٹھا کر کہا کہ اے بادشاہ! ایمان کے مقابل پر میری جان کیا چیز ہے؟ میرے اموال کیا حیثیت رکھتے ہیں اور میرے بچوں کی کیا قیمت ہے؟ کچھ بھی نہیں اس لئے تم وہی کرو جس کا تم ارادہ کر چکے ہو۔ اس پر بادشاہ وقت نے کہا کہ اگر تم انکار نہیں کرنا چاہتے تو مجھے اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے اعلان کر دوں۔ انہوں نے فرمایا نہیں، میں اس کی بھی اجازت نہیں دیتا اور تم نے جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ چنانچہ بادشاہ نے قاضی وقت سے کہا کہ پہلا پتھر تم مارو۔ قاضی نے جواب دیا کہ آپ بادشاہ ہیں اس لئے پہلا پتھر آپ چلائیں۔ بادشاہ نے کہا نہیں، شریعت کے بادشاہ تو تم بنے ہوئے ہو، تمہارا حکم چل رہا ہے میرا نہیں، اس لئے پہلا پتھر بھی تم مارو۔ چنانچہ قاضی نے پہلا پتھر مارا اس کے بعد پتھروں کی اس طرح بوچھاڑ ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے سر کے اوپر پتھروں کا ایک ڈھیر بن گیا جس میں یہ وجود غائب ہو گیا۔ یہ وہ واقعہ ہے جسے بعض غیروں نے بھی دیکھا اور مدتوں اس کی کسک ان کے دل میں رہی چنانچہ ایک انگریز چیف انجینئر نے جو انگلستان سے آیا ہوا تھا اور اس موقع پر موجود تھا، اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس مرد مجاہد کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔ اس نے وفات سے پہلے کہا کہ اے قوم! تم ایک معصوم انسان کو مار رہے ہو لیکن یاد رکھو کہ خدا تمہیں اس کا خون نہیں بخشے گا اور بلائیں اور مصیبتیں تمہیں گھیر لیں گی۔ اس انگریز مصنف کے قول کے مطابق یہ وہ آخری اعلان تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحب شہید نے کیا اور اس کے بعد پتھراؤ شروع ہو گیا۔“

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 68)

خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء کو اور ان کے متبعین کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا مگر ان ظالموں کا کوئی مولا نہیں ہے البتہ ان مظلوموں کا مولا ضرور ہے اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ (سورۃ محمد: ۱۲)

نیز اللہ فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرہ: ۲۱۵)

دوسری طرف جلالی شان کا اظہار ظالموں کے لئے بھی پہلے سے یہی مقرر رہے کہ

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا (سورۃ الشّمس: ۱۵)

ان کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے لئے ابدی

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

سریہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، سریّہ حضرت ابوقتادۃ بطرف وادی اِضَمُ، کے حالات وواقعات کا تذکرہ

مجھے تو کم از کم میر محمود احمد صاحب ناصر جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی،
اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے اللہ کرے کہ ایسی مثالیں اَور بھی پیدا ہو جائیں
اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پہ چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16/مئی 2025 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: سریہ ابوقتادہؓ انصاری کس کی طرف تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریّہ ابوقتادہؓ انصاری بطرفِ خَضِرَہ تھا۔

سوال: سریہ ابوقتادہؓ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریّہ شعبان آٹھ ہجری میں ہوا۔

سوال: اس سریہ کے امیر کون تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سریّہ کے امیر ابوقتادہؓ تھے۔

سوال: خَضِرَہ کہاں واقع ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خَضِرَہ مدینہ منورہ کے شمال مشرق میں بنومُحَارِب کی سرزمین میں شمار کیا جاتا تھا۔ یہ تِہَامَہ کا علاقہ بھی تسلیم کیا جاتا تھا جو کہ نجد میں شامل ہے۔

سوال: خَضِرَہ میں کون سی شاخ رہائش پذیر تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہاں بنو غَطَفَان کی ایک شاخ رہائش پذیر تھی۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سریّہ ابوقتادہؓ انصاری کو خَضِرَہ کیوں بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنوغطفان اسلام دشمنی پر مسلسل مائل تھے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ نجد کے علاقے خَضِرَہ میں رہائش پذیر بنو غَطَفَان ریاست مدینہ کے خلاف شرانگیزی پھیلانے میں مصروف تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سریہ کو خَضِرَہ کے مقام پر بھیجا۔

سوال: حضور انور نے فرمایا: جب حضرت عبداللہ بن اَبِی حَدْرَدْ اسلمیؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی زوجہ کے مہر کی ادائیگی کے متعلق کہا تو آپؐ نے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن اَبِی حَدْرَدْ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سُراقَہ بن حَارِثہؓ کی بیٹی سے شادی کی۔ یہ بدر کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ مجھے دنیا سے جو بھی حاصل ہوا ان چیزوں میں وہ مجھے اس کے مرتبے سے زیادہ محبوب نہیں تھا۔ میں نے اس کا مہر دو سو درہم قرار دیا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا جو میں اسے دیتا۔ میں نے کہا اس مہر کی ادائیگی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی کروائیں گے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں بات کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا دو سو درہم۔ اے اللہ کے رسول! اس کے مہر میں میری مدد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی تو میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس سے میں تمہاری مدد کروں لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں ابوقتادہؓ کو کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک سریّہ میں بھیجوں گا کیا تم اس میں نکلنا چاہتے ہو؟ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری بیوی کا مہر بطور غنیمت عطا فرما دے گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔

سوال: صحابہؓ اس مہم میں کتنے اونٹ، بکریاں اور قیدی لائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت کے مطابق صحابہؓ اس مہم میں پندرہ راتیں باہر رہے اور دو سو اونٹ ایک ہزار بکریاں اور بہت سے قیدی لائے۔ خمس الگ کیا گیا اور ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ آئے۔

سوال: سریّہ حضرت ابوقتادۃ بطرف وادی اِضَمُ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ رمضان آٹھ ہجری جنوری 630ء میں ہوا۔

سوال: اِضَمُ کہاں واقع ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اِضَمُ مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف نجد کے علاقے میں ایک وادی ہے جہاں غطفان کی ایک شاخ بنو اشجع آباد تھے۔

سوال: سریّہ حضرت ابوقتادۃ کا کیا سبب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سریّہ کا سبب یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے لیے مکہ کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوقتادہؓ کو وادی اِضَمُ کی طرف روانہ فرمایا جو مدینہ سے مشرق کی طرف ہے جبکہ مکہ جنوبی جانب ہے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روانگی مکہ کی طرف نہیں بلکہ اِضَمُ کی جانب ہو گی۔ حضرت ابوقتادہؓ کے ساتھ آٹھ صحابہؓ تھے جن میں سے ایک حضرت مُحَلِّم بن جَثَّامَہ لَیْثِیؓ بھی تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وادی اِضَمُ پہنچے تو وہاں عامر بن اَضْبَطُ اَشْجَعِی ہمارے پاس سے گزرا۔ اس شخص نے ان کے پاس آکر انہیں اسلامی طریق کے مطابق سلام کیا۔ اس پر مسلمانوں نے اس پر ہاتھ اٹھانے سے گریز کیا کیونکہ اسلامی طریقے سے سلام کیا اس لیے تعلیم تو یہی ہے منع ہو گئے مگر حضرت مُحَلِّم کا اس شخص کے ساتھ پہلے سے کوئی جھگڑا تھا اس لیے انہوں نے عامر بن اَضْبَطُ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہوں نے اس کا سامان اور اونٹ اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس کے علاوہ کسی جتھے سے صحابہؓ کا سامنا نہ ہوا چونکہ انہیں صرف مشرکین کی توجہ بٹانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس لیے صحابہؓ وہاں سے واپس ہو لیے۔ اسی دوران میں انہیں خبر ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی اسی طرف مڑ گئے یہاں تک کہ راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے یہ جو قتل کیا تھا اس قتل کا سارا واقعہ آپؐ کو بتایا۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اسلامی لشکر کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نجد کی جانب قبیلہ غطفان کی طرف بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کو چلنا اور دن کو چھپ جانا اور اچانک حملہ کرنا اور عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

سوال: حضور انور نے مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب کی تعریف میں کیا الفاظ کہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مجھے تو کم از کم میر محمود احمد صاحب ناصر جیسی کوئی مثال ابھی نظر نہیں آتی۔ اللہ کے خزانے میں تو کوئی کمی نہیں ہے اللہ کرے کہ ایسی مثالیں اَور بھی پیدا ہو جائیں اور ایسے باوفا اور مخلص اور تقویٰ پہ چلنے والے مددگار اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے۔

⁂

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمن سے مراد ایسی رحمت، مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ احسان کے طور پر ظاہر ہوتی ہے
اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت کی وجہ سے بلا تمیز مذہب وقوم ہر انسان کو اپنے اس احسان سے فیض پہنچا رہا ہے
بلکہ ہر جاندار اس سے فیض حاصل کر رہا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 جنوری 2007 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ یٰس کی آیت نمبر 12 کی تلاوت فرمائی:

اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِيَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفت رحمن سے مراد ایسی رحمت، مہربانی اور عنایت ہے جو ہمیشہ احسان کے طور پر ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی صفت کی وجہ سے بلا تمیز مذہب وقوم ہر انسان کو اپنے اس احسان سے فیض پہنچا رہا ہے بلکہ ہر جاندار اس سے فیض حاصل کر رہا ہے۔

سوال: خدا تعالیٰ کس طرح ہر ذی روح کی ضروریات کو پورا کرتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدائے تعالیٰ آپ ہی ہر یک ذی روح کو اس کی ضروریات جن کا وہ حسبِ فطرت محتاج ہے عنایت فرماتا ہے اور بن مانگے اور بغیر کسی کوشش کے مہیا کر دیتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی دوسری خوبی کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں: دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں الرحمن کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی روح سے خدا تعالیٰ کا نام رحمن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی۔ یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ، جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزار ہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی وارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمن ہے۔

سوال: روحانی فیض اٹھانے کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمن خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِيَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ (یٰس: 12) تو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔

سوال: دنیا کو تباہی سے بچانے کا کیا ذریعہ ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمن خدا کو سمجھیں ورنہ

رحمن خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کر کے ان سے ظالمانہ سلوک کر کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔

سوال: قرآن کریم میں رحمن کے حوالے سے کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں رحمن کے حوالے سے ہی ذکر ملتا ہے کہ کس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو پیغام پہنچایا اور کس طرح نصیحت فرمائی۔ فرماتا ہے یٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّیۡطٰنَ۔ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِیًّا۔ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا (مریم: 46-45) اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کر، شیطان یقیناً رحمن کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ یقیناً مَیں ڈرتا ہوں کہ رحمن کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تو اس وقت شیطان کا دوست نکلے۔

سوال: قرآن کریم میں آخرین کے زمانے کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آخرین کے زمانے کی نشانی کا اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَا ۨ انۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا یعنی جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ یہ نقشہ اس زمانے کے لوگوں کا ہے جو آج کا موجودہ زمانہ ہے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ جب خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے، خدائے رحمن کا واسطہ دے کر کہہ رہا ہے کہ خدائے رحمن کی طرف آؤ۔ جس چیز کو تم بہترین سمجھ رہے ہو۔ وہ بہترین نہیں ہے بلکہ تمہیں تباہی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر نظر رکھو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ذریعہ سے اور پھر آپؐ کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے، مسیح محمدی کے ذریعہ سے پہنچایا ہے کہ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ تو کہہ دے جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہتر ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ واستغفار کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ واستغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے۔ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (الزلزال: 9) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس سزا کو پائے گا پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں ہے کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے، اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا۔ تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡہُ کے کیا معنے بیان فرمائے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ جو آیت ہے کہ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡہُ .... کے معنے یہ ہیں کہ قیامت کبریٰ کے قریب عیسائیت کا زمین پر بہت غلبہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ آجکل ظاہر ہو رہا ہے اور اس آیت کریمہ کا منشاء یہ ہے کہ اگر اس فتنہ کے وقت خدا تعالیٰ اپنے مسیح کو بھیج کر اصلاح اس فتنہ کی نہ کرے تو فی الفور قیامت آ جائے گی اور آسمان پھٹ جائیں گے۔ مگر چونکہ باوجود اس قدر عیسائیت کے غلوّ کے اور اس قدر تکذیب کے.......... قیامت نہیں آئی تو یہ دلیل اس بات پر ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر رحم کر کے اپنے مسیح کو بھیج دیا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کا وعدہ جھوٹا نکلے۔

✡ ✡ ✡ ✡

باپ کی نصیحت

(نصر الحق معلم سلسلہ وقف جدید ارشاد)

جو بھی ہوتا ہے وہ لکھا ہوتا ہے ✡ رب کی مرضی نہ ہو تو کیا ہوتا ہے
مشکل وقت میں دوست بھی دیتے ہیں طعنے ایک وہی تو موقع اسکا ہوتا ہے
اوکھا ویلا لنگ جاندا اے فکر نہ کر ✡ تھوڑی دیر کو اوکھا ویلا ہوتا ہے
رات ہو جتنی لمبی لیکن آخر کو پو پھٹتے ہی دور اندھیرا ہوتا ہے
ہو گھنگھور اندھیرا یار مصیبت کا ✡ تاریکی کے بعد سویرا ہوتا ہے
سکھ آتا ہے شام کو واپس گھر اپنے کیونکہ سکھ تو صبح کا بھولا ہوتا ہے
گھر وہ ہے جس میں آرام میسر ہو ✡ گھر میں چین نہ ہو تو کوٹھا ہوتا ہے
کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے جیون میں جو کاٹا ہے اپنا بویا ہوتا ہے
دولت ہو تو صحت بھی مانگو مولا سے ✡ ورنہ بیماری پر خرچہ ہوتا ہے
جتنی وسعت ہو چادر کی اتنا ہی پاؤں پھیلاؤ اپنا اچھا ہوتا ہے
جتنا ہو اتنے میں جینا سیکھیں ہم ✡ ورنہ ساری عمر کو رونا ہوتا ہے
جو رشتوں کا پاس نہیں رکھا کرتے وہ جو بھی ہو جاہل جیسا ہوتا ہے
گھر میں نگرانی ہو بہتر بچوں کی ✡ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے
ماں کے پیار کا مول نہیں اس دنیا میں ماں کے بن گھر سونا سونا ہوتا ہے
ملت میں طاقت ہوتی ہے وحدت کی ✡ خطرے میں ہے جو بھی تنہا ہوتا ہے
بیٹی گرچہ گھر کی عزت ہوتی ہے باپ کا بازو لیکن بیٹا ہوتا ہے
صبر سے جینا سیکھو پاکر شکر کرو ✡ ایسا بندہ رب کا پیارا ہوتا ہے
یہ بھی تو ہے اک سچائی جیون کی صحبت جیسی ہو گن ویسا ہوتا ہے
ہم باغیرت مومن قوم و وطن کے ہوں ✡ نور نظر ہے وہ جو سچا ہوتا ہے
پانچ نمازوں کی پابندی لازم ہے شرک سے بچنا سچا سودا ہوتا ہے
باہر سے جب گھر پر حملہ ہو جائے ✡ کرتا دھرتا بھیدی گھر کا ہوتا ہے
یہ دنیا فانی ہے ہم سب فانی ہیں جو آتا ہے اکدن جانا ہوتا ہے
مانگو رب سے وہ کہ جس میں خیر بھی ہو ✡ شر میں شیطاں کا بھی حصہ ہوتا ہے
چند گھڑی اپنوں کے پاس بھی بیٹھ رہو ادب کا ان کے پاس خزانہ ہوتا ہے
آخر میں اک بات پتے کی بتلاؤں ✡ جسکا کوئی نہیں ہو داتا ہوتا ہے
سن کے پند نصرؔ کی میرے ساتھ کہو جو مولا کرتا ہے اچھا ہوتا ہے

نمایاں کامیابی واظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار کے فرزند اکبر ڈاکٹر قریشی حمید الرحمان حکیم نے دنیا کی مشہور یونیورسٹی آکسفورڈ لندن سے F.R.C.E.M کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمدللہ۔ امسال 2025ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتامی اجلاس مورخہ 27 جولائی 2025ء کو جبکہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی صدارت پر رونق افروز تھے جماعت احمدیہ برطانیہ کی جانب سے حضور اقدس کی خدمت گرامی میں، نیز احمدی دنیا کے جملہ احباب کرام کی خدمت میں اس مبارک کامیابی کا اعلان کیا گیا الحمدللہ۔ خاکسار کے فرزند اکبر کی یہ کامیابی اور ہر احمدی کی کامیابی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی متضرعانہ دُعاؤں کا پھل ہے۔ جملہ قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے فرزند گرامی کو بنی نوع انسان کی اور دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی عبدالحکیم نمائندہ اخبار بدر بنگلور انڈیا)

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

MOBILE
REPAIR SERVICES
KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant
!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!
Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)
طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اپریل 2025ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم اصغر علی بھنڈر صاحب

ابن مکرم چودھری برکت علی صاحب (موروڈن۔ یوکے)

یکم اپریل 2025ء کو 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ مکرم چودھری محمد بوٹا خاں صاحب (المعروف چودھری اروڑا سنگھ) کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، ہمدرد، غریب پرور، دینی غیرت اورخلافت سے گہری عقیدت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ اپنا چندہ وقت پر ادا کرتے۔ تنگی اور آسائش دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ پاکستان میں قیام کے دوران جماعتی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ محلہ کی ڈیوٹیاں بھی شوق سے دیتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم فاتح الدین احمد وقاص صاحب ......کے والد اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے سمدھی تھے۔

(2) مکرم دانیال احمد صاحب

ابن مکرم مبارک احمد صاحب (برمنگھم ویسٹ۔ یوکے)

29/مارچ 2025ء کو 32 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کا تعلق حضرت محمد یار صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تھا۔ مرحوم کو پیدائشی طور پر Muscular Dystrophy کی بیماری تھی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے۔ جب بھی موقع ملتا جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے۔ جلسہ سالانہ میں بھی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔ آپ مکرم ثاقب کامران صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) اور مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب (مربی سلسلہ) کے نسبتی بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم رحمت اللہ خان شاہد صاحب

(ریٹائرڈ مربی سلسلہ۔ لاہور)

11/مارچ 2025ء کو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم خان میر خان صاحب کے ذریعہ آئی۔ جن کا تعلق کابل سے تھا اور وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ سے اور شاہد کی ڈگری جامعہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ بعدازاں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔ جب دفاتر تحریک جدید اور دفاتر انجمن احمدیہ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر آپ کو افغان قوم کی نمائندگی میں اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔ آپ نے 1951ء میں میدان عمل میں آنے کے بعد لاہور، راولپنڈی، اوکاڑہ، خانیوال، بہاولپور اور گجرات کے علاوہ پاکستان کے بعض اورشہروں میں بھی بحیثیت مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ پشاور میں رہ کر جماعتی کتب کا پشتو ترجمہ بھی کرتے رہے۔ 1972ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، سلسلہ کا درد رکھنے والے ایک نیک اور مخلص بزرگ تھے۔ آپ کی خلافت سے محبت اور عقیدت مثالی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔

(2) مکرمہ رضیہ نعیم صاحبہ

اہلیہ مکرم رفیق احمد نعیم صاحب مرحوم (ربوہ)

18/مارچ 2025ء کو 50 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ وشاکرہ، پرہیز گار، عبادت گزار، دینی خدمت کے جذبہ سے سرشار، خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا شامل ہے۔

(3) مکرم چودھری محمد عالم صاحب

ابن مکرم چودھری مولا بخش صاحب مرحوم

(دارالذکر۔ لاہور)

27/جنوری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ جماعتی پروگراموں میں ہر قسم کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے۔ آپ نے اپنے حلقہ دارالذکر میں جماعتی اور انفرادی طور پر بھرپور مالی قربانی کی بھی توفیق پائی۔ آپ کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرمہ امۃ العزیز جدران صاحبہ (نواب شاہ سندھ)

20/جنوری 2025ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف تلونڈی جھنگلاں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب مرحوم مولوی فاضل مربی سلسلہ کوٹ احمدیہ سندھ کی بیٹی اور شہداء نواب شاہ مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب شہید اور ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ پارٹیشن کے بعد اپنی والدہ کے ساتھ نواب شاہ میں آکر آباد ہوئیں۔ ماسٹرز کرنے کے بعد شعبہ تعلیم سے منسلک ہوئیں اور 68 سال تک ضلع نواب شاہ اور سندھ کے بعض دوسرے شہروں میں ٹیچر اور ہیڈ مسٹریس اور پرنسپل کے عہدہ پر بھی فائز رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، صابرہ وشاکرہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کے خطبات سننے کا اہتمام کرتیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ جماعتی میٹنگز اور اجلاسات میں باقاعدہ شامل ہوتیں اور مفید مشورے بھی دیتیں۔ نواب شاہ میں احمدیت کی مخالفت کے باوجود اپنا کام بڑی دلیری اور ہمت سے سرانجام دیتی رہیں۔ احمدی اور غیر احمدی سب آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ کئی غرباء کی مالی امداد اور تعلیمی اخراجات میں معاونت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بہن اور تین بھائی شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد المومن جدران صاحب (آف یوکے) کی ہمشیرہ تھیں۔

(5) مکرم رشید احمد بھٹی صاحب

(معلم وقف جدید۔ حال کینیڈا)

20/جنوری 2025ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم واقف زندگی تھے۔ آپ نے 35 سال بطور معلم وقف جدید پاکستان کی مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ بہت کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کے ذریعہ کئی افراد کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، عبادت گزار، دعا گو، غریب پرور، مہمان نواز، نیک اور اطاعت گزار انسان تھے۔ خلافت سے گہرا وفا اور اطاعت کا تعلق تھا۔ بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ آپ کو عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم صباح الظفر بھٹی صاحب (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا) کے نانا تھے۔

(6) مکرم ظفر اقبال صاحب

ابن مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان

(سکاٹ لینڈ۔ یوکے)

31/جنوری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مستری نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ (آف سیالکوٹ) کے پوتے اور مکرم ماسٹر نثار احمد صاحب (درویش قادیان) کے نواسے اور مکرم چودھری منور علی خان صاحب (درویش قادیان) کے داماد تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، کم گو، شفیق، عاجز، سادہ مزاج، خوش اخلاق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ دبئی میں قیام کے دوران اپنی فیکٹری جماعتی پروگراموں کے لئے پیش کرتے رہے۔ اسی طرح وہاں ابتدائی طور پر اپنے گھر remote control ڈش انٹینا لگوایا جس کے ذریعہ احباب جماعت اور خواتین ایم ٹی اے سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم اپنے جوان بیٹے عزیزم مظہر احسن کی وفات کا صدمہ بڑے صبر وحوصلہ سے برداشت کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡ ✡ ✡ ✡

اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ

مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ

سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ معاون ناظر ایڈیشنل نظارت دعوت الی اللہ جنوبی ہند

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ مؤرخہ یکم مئی 2025ء بروز جمعرات بعد نماز فجر صبح ٹھیک 4:30 بجے بمقام سورو (ضلع بالاسور، اڈیشہ) بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

مکرم مولوی شیخ عبداللطیف صاحب ابن مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب مرحوم کی پیدائش 1982ء میں ہوئی۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سال 2000ء میں حصولِ تعلیم کے لیے جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ سن 2007ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مرکز کی طرف سے مختلف صوبہ جات میں خدماتِ سلسلہ کی توفیق پائی جن میں صوبہ آندھرا پردیش، تلنگانہ، کرناٹک، یوپی، سکم اور اڈیشہ شامل ہیں۔ آپ کا عرصہ خدمت 18 سال ہے۔ اس عرصہ میں موصوف جہاں بھی متعین رہے جماعتی خدمات بڑی محنت، لگن اور وقف کی روح کو سمجھتے ہوئے ہر ممکن انجام دینے کی کوشش کی۔

آپ کا دائرہ احباب بہت وسیع تھا۔ جہاں بھی سلسلہ کی طرف سے ڈیوٹی لگائی گئی جماعت کی تعلیم وتربیت پر باقاعدگی کے ساتھ بہت زور دیتے رہے۔ پابندی نماز کا ہمیشہ فکر رہتا تھا۔ نماز پڑھاتے ہوئے رقت طاری ہوجاتی تھی۔ جس جماعت میں بھی رہے ہردل عزیز رہے۔ عاجزی، انکساری اور خودداری کے پیکر تھے۔ قناعت پسند، سلسلہ کی طرف سے ملنے والے مشاہرہ پر باوقار زندگی گزارا کرتے تھے۔ مرکزی نمائندگان کی بہت عزت واحترام کرتے، حسب استطاعت ان کی مہمان نوازی کرتے۔ صبر وشکر کے ساتھ خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آپ نے دن گزارے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ محترمہ صبیحہ بابر صاحبہ اور ایک لڑکی عزیزہ مفلحہ لطیف بعمر 8 سال اور ایک لڑکا عزیز عادل احمد بعمر 4 سال اور معمر والدہ صاحبہ کو چھوڑا ہے۔ ایک چھوٹا بھائی شیخ عبدالعزیز قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو، اڈیشہ ہے۔ مرحوم خود مربی سلسلہ تھے۔ اور الحمدللہ انہوں نے اپنی دونوں بہنوں کی شادی بھی مربیان سلسلہ سے ہی کروائی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر مربیان کی کس قدر عزت واحترام تھا۔

موصوف جہاں بھی متعین رہے ہر جگہ نہایت اطاعت وفرمانبرداری اور وقف کے جذبہ کے ساتھ خدماتِ سلسلہ بجالاتے رہے۔ موصوف کو گردوں کی تکلیف تھی۔ dialysis چل رہا تھا۔ اس کے باوجود جب بھی جماعتی خدمت کا موقع ملتا بڑی لگن سے کرتے۔ وفات سے دو دن قبل بھی جماعتی تربیتی جلسہ میں شامل تھے اور وفات سے ایک دن قبل تبلیغی دورہ میں شامل ہوکر لیف لیٹ تقسیم کیا تھا۔ گویا آخری دم تک سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے۔

مکرم موصوف خاکسار کے برادر نسبتی تھے۔ نہایت شریف النفس، سنجیدہ، خاموش طبع اور تقویٰ شعار، خلافت کے شیدائی، صابر وشاکر انسان تھے۔ حق گوئی اور بے باکی آپ کی فطرت میں پائی جاتی تھی۔ خودداری کے پیکر تھے۔

موصوف 1/7 کے موصی تھے۔ اُن کی شدید خواہش تھی کہ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہو۔ مرحوم کی خواہش کو دیکھتے ہوئے اُن کی نعش کو بذریعہ ہوائی جہاز ہنگامی طور پر قادیان پہنچایا گیا۔ اس طرح مؤرخہ 2 مئی کو بعد نماز عشاء جنازہ گاہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

✡ ✡ ✡

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All Hatred for None

ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لیے انتھک محنت کرنے کا عہد کرنا چاہئے جو یہ ہے کہ
اول بنی نوع انسان کو ہمارے خالق واحد خدا کو پہچاننے اور اس کی عبادت کرنے کی طرف بلایا جائے
اور دوم یہ کہ بنی نوع انسان کے حقوق کو پورا کیا جائے تا کہ اس دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکے

میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور بہترین احمدی مسلمان بننے کی کوشش کریں
اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی سے باجماعت ادا کریں، اپنی دعاؤں میں اضافہ کریں اور اپنے دلوں میں ہمیشہ ذکر الٰہی کرتے رہیں

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو ہمیشہ اولین ترجیح دیں،
خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ وفادار رہیں

آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہئے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں،
خصوصی طور پر آپ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر تقریبات اور مواقع پر میری بیان کی گئی باتوں پر بھی عمل کریں

ہر فرد جماعت کو تلقین کرتا ہوں تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ہر ممکن کوشش کریں،
آپ باقاعدگی سے جماعتی پروگرام منعقد کریں اور دانشمندانہ منصوبہ بندی کریں،
گنی کناکری کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے ہر وقت نئے طریقے اور ذرائع تلاش کرتے رہیں

جلسہ سالانہ گنی کناکری 2024ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ گنی کناکری،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ مورخہ 28و29 دسمبر 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور آپ سب غیر معمولی برکات حاصل کریں اور ہمارے مذہب اسلام کے بارے اپنے علم اور فہم کو بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے: میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ (تذکرہ صفحہ 163، ایڈیشن 2023ء)

یقیناً گنی کناکری میں آپ کا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس مسیح و مہدی ہونے کا معجزانہ ثبوت ہے جس کی بعثت کی خبر حضرت نبی کریم محمد ﷺ نے دی تھی اور جس کی پیشگوئی قرآن کریم نے کی تھی۔ اگرچہ آپ قادیان سے ہزاروں میل کے فاصلے پر موجود ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دعویٰ فرمایا تھا [اِس کے باوجود] نیک اور پاک جذبے لیے ہوئے احمدی مسلمان سینکڑوں کی تعداد میں اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ اس جلسہ کے دوران آپؑ کی سچائی کی گواہی دیں اور آپؑ کے نام کو عزت، احترام اور محبت سے بلند کریں۔

اس لیے ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لیے انتھک محنت کرنے کا عہد کرنا چاہیے جو یہ ہے کہ اول بنی نوع انسان کو ہمارے خالق واحد خدا کو پہچاننے اور اس کی عبادت کرنے کی طرف بلایا جائے اور دوم یہ کہ بنی نوع انسان کے حقوق کو پورا کیا جائے تا کہ اس دنیا میں امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض ہے رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 277 تا 278)

میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کرنے کی تلقین کرتا ہوں اور بہترین احمدی مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باقاعدگی سے باجماعت ادا کریں، اپنی دعاؤں میں اضافہ کریں اور اپنے دلوں میں ہمیشہ ذکر الٰہی کرتے رہیں۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پالے گا۔ اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی۔ جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کرے گا وہ ضرور پالے گا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔“ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 95)

تمام شرائط بیعت پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر ایک شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر غور کرتے رہنا چاہیے۔ یہ شرائط آپ کے لیے مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے اور خود احتسابی اور مستقل طور پر اپنے اعمال کے جائزے لیں گے تو آپ بہتر احمدی مسلمان بنیں گے اور دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو ہمیشہ اولین ترجیح دیں۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ وفادار رہیں۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ خصوصی طور پر آپ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر تقریبات اور مواقع پر میری بیان کی گئی باتوں پر بھی عمل کریں۔

میں ہر ایک فرد جماعت کو تبلیغ کی اہمیت یاد دلاتا ہوں۔ مورخہ 8 ستمبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں مَیں نے کہا تھا: ”ہمارے سے اگر پوچھا جائے گا تو صرف اتنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم نے پیغام پہنچایا؟ یا پھر کیوں ہم نے اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کیا؟ اور کیوں اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے نہیں کیا؟ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے، پیغام پہنچانا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور خوبصورت تعلیم کو دوسروں پر ظاہر کرنا ہے اور یہ کام ہم نے کرتے چلے جانا ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 2017ء)

لہٰذا میں ہر فرد جماعت کو تلقین کرتا ہوں تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ باقاعدگی سے جماعتی پروگرام منعقد کریں اور دانشمندانہ منصوبہ بندی کریں، گنی کناکری کے تمام لوگوں تک اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو پھیلانے کے لیے ہر وقت نئے طریقے اور ذرائع تلاش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس عظیم مقصد کی تکمیل میں ہر طرح کی کامیابی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 16 اپریل 2025ء)

⁂

بقیہ ناصرات الاحمدیہ جرمنی کی حضور انور سے ملاقات از صفحہ نمبر 02

پڑھائی کے معاملے میں اگر تمہارے پاس کوئی ٹھوس دلیل ہے تو وہ ٹیچر کو بتاؤ کہ یہ دلیل ہے اور جو بعض اچھے ٹیچر ہوتے ہیں وہ مان بھی جاتے ہیں۔ اگر تمہیں سمجھ نہیں آئی تو ان سے کہو کہ مجھے سمجھاؤ کیونکہ بہرحال ٹیچر، ٹیچر ہے۔ اسکا experience تمہارے سے زیادہ ہے۔ یہ کہنا کہ جو میں نے کہا وہ ٹھیک ہے، یہ ڈھٹائی ہے۔ اسلام ڈھٹائی نہیں چاہتا۔ اسلام کہتا ہے کہ آپس میں مل کے فیصلہ کرو۔ بیٹھو اور ایک دوسرے کی تسلی کراؤ۔ تو تسلی ہونی چاہئے۔

ایک ناصرہ نے عرض کی کہ امسال ہم انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہو جائیں گی۔ حضور ہمیں بہترین لجنہ ممبر بننے کے لیے ہماری کیا راہنمائی فرمائیں گے؟

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا تم بہترین ناصرات بنی ہوئی ہو؟ جس طرح تم بہترین ناصرات بنی تھی اسی طرح بہترین لجنہ ممبر بن جاؤ۔ لجنہ میں آکر اپنے آپ کو یہ نہ سمجھو کہ آزادی ہو گئی۔ اب میں پندرہ سال کی ہو گئی ہوں اور میں تین سال کے بعد اٹھارہ سال کی ہو جاؤں گی تو میں اپنے ماں باپ کے پنجے سے آزاد ہو جاؤں گی۔ مجھے میری سوسائٹی میرے ملک کا قانون اجازت دیتا ہے کہ میں independent ہو جاؤں۔ میری مرضی ہے جس سے مرضی دوستی کروں نہ کروں۔ میری مرضی ہے میں اپنی سہیلیوں کے گھر میں overnight stay کروں۔ بے شک ان کے گھر میں لڑکے بھی ہیں، مرد بھی ہیں، بے پردگی بھی ہو گی لیکن میں آزاد ہوں جو مرضی کروں۔ یہ چیزیں اچھی نہیں ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ اچھی مسلمان احمدی لڑکی کو باحیا ہونا چاہئے اور شریعت کے جو قاعدے قانون ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے رہنا چاہئے۔ ان چیزوں کو سامنے رکھو کہ میں نے جو کام کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرنا ہے۔ اس کی مرضی حاصل کرنے کیلئے کرنا ہے تو پھر تم اچھی لجنہ بن جاؤ گی، تم اچھی انسان بن جاؤ گی، تم اچھی شہری بن جاؤ گی۔ بس ایک اچھی لجنہ کو اچھا شہری بھی ہونا چاہئے، اچھا انسان بھی ہونا چاہئے اور اللہ کا حق ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔ اللہ کی ہر وقت شکر گزاری کرو اور ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ میں ایک احمدی لڑکی ہوں اور ایک احمدی مسلمان لڑکی کو دوسروں کے لیے رول ماڈل ہونا چاہئے۔

اس لیے میں نے عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے اور میں نے لوگوں کے حق بھی ادا کرنے ہیں، لوگوں سے ہمدردی سے ملنا ہے، اچھے اخلاق سے ملنا ہے، غریبوں کی مدد کرنی ہے، اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا خیال رکھنا ہے۔ بڑوں کا ادب کرنا ہے، لحاظ کرنا ہے اور جس طرح میں نے کہا تھا ضد بازی نہیں کرنی بلکہ اچھے اخلاق دکھانے ہیں تو تم اچھی لجنہ بن جاؤ گی۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ جب بنو قریظہ کے مردوں کا قتل کیا گیا تھا تو ان پر رحم کیوں نہیں کیا گیا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بارے میں مَیں نے بڑی تفصیل سے خطبہ دیا ہے۔ کیا تم نے میرا خطبہ نہیں سنا تھا۔ اب پانچ منٹ میں تو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ مختصر بات یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین تھے۔ جب انہوں نے غداری کی تو آپ ﷺ نے ان کو کہا کہ تمہارا فیصلہ میں کرتا ہوں۔ تم لوگ یہاں سے چھوڑ کے چلے جاؤ تو میں سب کو بخش دیتا ہوں۔ اور تم نے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بنایا ہے اس پر میں تمہیں کچھ نہیں کہتا، چھوڑ دیتا ہوں۔ میرے سے فیصلہ کرا لو۔ انہوں نے کہا نہیں! اور فلاں صحابی کا نام لیا کہ اس سے فیصلہ کرائیں گے۔ تو وہ صحابی جو یہودی سے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے کہا پھر جو موسیٰ کی شریعت ہے، میں اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ انہوں نے کہا کرو۔ ان صحابی نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کی شریعت یہ کہتی ہے کہ اس قسم کے لوگ جو اس طرح غداری کریں اور اس طرح قتل کے منصوبے بنائیں، نقصان کرنے کی کوشش کریں، فتنہ کریں، فساد پیدا کریں انہیں قتل کر دو۔ اس پہ انہیں قتل کر دیا گیا۔ لیکن اس میں بھی اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے تین سو آدمیوں کا قتل کیا، کوئی چار سو کہتا ہے، کوئی ہزار۔ پھر بچوں یا عورتوں کو قتل کیا گیا یا نہیں اس بارے بھی تاریخ میں اختلاف ہے۔ وہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں تفصیلی بیان کیا ہوا ہے۔ یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا اور کہا کہ نہیں ہم نے فیصلہ آپ ﷺ سے نہیں کرانا بلکہ فلاں صحابی سے کرانا ہے۔ ان صحابی نے کہا کہ پھر میں تمہاری شریعت کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ تو ان کی شریعت کے مطابق فیصلہ ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ پر تو الزام آتا ہی نہیں۔ اس کے لیے تم دوبارہ میرا وہ خطبہ بھی تلاش کر کے سن لینا۔

بعد ازاں حضور انور سے از راہ شفقت ناصرات کو قلم عطا فرمائے اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2024ء)

……☆……☆……☆……

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 11 September - 2025 Issue. 37

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ شان تھی کہ خواہ کیسا ہی خطرہ ہو خدا آپؐ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا تھا یہی شان اپنے اپنے درجہ کے مطابق صحابہؓ میں پیدا ہوگئی

شیبہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اُسیوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے میرے کان، میری آنکھ اور میری جان سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہو گئے
مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفاع میں تلوار لے کر آگے بڑھا اگر اس وقت میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو مَیں اُس کو بھی قتل کر دیتا

جب حضرت عباسؓ کی آواز ہمارے کانوں میں پڑی ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا
اور چند لمحوں میں ہی دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کے اُسنے دشمن کا تہس نہس کر دیا

جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمال شجاعت و بہادری اور صحابہ کے انتہائی اخلاص و محبت اور جاں نثاری کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ ستمبر ۲۰۲۵ بمقام مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ سرّے یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگِ حنین میں دشمن کے تیراندازوں کی وجہ سے مسلمانوں کے لشکر میں جو بھگدڑ مچی تھی، اس کی تفصیل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورہ نور کی آیت 64 کی تفسیر میں بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح نبی کی اطاعت کرنی چاہئے۔ وہ آیت یہ ہے :

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

ترجمہ :: اَے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔ اللہ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے پہلو بچا کر مشورے کی مجلس سے بھاگ جاتے ہیں۔ پس چاہئے کہ جو اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے ڈریں کہ اُنکو خدا کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا اُنکو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اسکی تعمیل کیلئے دوڑ پڑو۔ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اسوقت نماز بھی پڑھ رہا ہو تو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نماز توڑ کر خدا کے رسول کی آواز کا جواب دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جنگ حنین میں اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اور اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمال شجاعت اور ثابت قدمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد صرف بارہ صحابہؓ باقی رہ گئے۔ اس موقع پر حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑی اور عرض کیا کہ اب ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں واپس چلیں تا کہ مسلمانوں کی جمعیت کو دوبارہ مجتمع کر کے حملہ کیا جا سکے۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑا کرتے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے گھوڑے کی باگ کھینچی اور اسے اور بھی آگے بڑھایا اور یہ شعر پڑھا کہ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

مَیں خدا کا نبی ہوں اور مَیں جھوٹا نہیں ہوں اور مَیں جو آج چار ہزار تیر اندازوں کے حملے کے باوجود نہیں رُکا اور آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہوں تو کہیں اس نظارے کو دیکھ کر تم یہ نہ سمجھ لینا کہ مَیں خدا ہوں، یا مجھ میں خدائی صفات پائی جاتی ہیں۔ نہیں! مَیں خدا نہیں ہوں مَیں وہی عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

حضرت عباسؓ کی آواز بہت اونچی تھی، آپؐ نے فرمایا عباسؓ آگے آؤ اور آواز دو کہ اَے سورہ بقرہ کے صحابیو یعنی جنہوں نے سورہ بقرۃ یاد کی ہوئی ہے، اَے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ جب یہ آواز میرے کان میں پڑی تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ میں زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہوں اور اسرافیل کا صور فضا میں گونج رہا ہے۔ میں نے اپنی اونٹ کی لگام زور سے کھینچی اور اس کا سر پیٹھ سے لگ گیا لیکن وہ اتنا بدکا ہوا تھا کہ جونہی میں نے لگام ڈھیلی کی وہ پھر پیچھے کی طرف دوڑا۔ اس پر میں نے اور میرے بہت سے ساتھیوں نے تلواریں نکال لیں اور کئی تو اونٹ پر سے کود گئے اور کئی نے اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ دس ہزار صحابہ کا لشکر جو بے اختیار مکہ کی طرف بھاگا جا رہا تھا آپ کے گرد جمع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں پہاڑیوں پر چڑھ کے اُسنے دشمن کا تہس نہس کر دیا اور یہ خطرناک شکست ایک عظیم الشان فتح کی صورت میں بدل گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کے اخلاص و وفا اور عشق و محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : وہ لوگ تھے جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِس ایمان سے فائدہ اٹھایا۔ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ شان تھی کہ خواہ کیسا ہی خطرہ ہو خدا آپؐ کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا تھا یہی شان اپنے اپنے درجے کے مطابق صحابہؓ میں پیدا ہوگئی۔

روایات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی تعداد اور اسماء بھی ملتے ہیں۔ مختلف روایات میں یہ تعداد ایک سَو تک بیان کی گئی ہے۔

حضرت اُمِّ سُلَیۡمۡ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے میدانِ جنگ سے بھاگنے کا اتنا دکھ تھا کہ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے بعد جو طُلَقَاء (یعنی مکے کے وہ باشندے جنہیں آپؐ نے احسان فرماتے ہوئے معاف فرما دیا تھا) ملیں انہیں قتل کر دیجیے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمِّ سُلَیۡمۡ! یقیناً اللہ تعالیٰ دشمن کے مقابلے میں کافی ہوا اور اس نے احسان فرمایا۔

ایک اَور بہادر صحابیہ حضرت اُمّ عمارہؓ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ حنین کے دن لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو ہم چار عورتیں تھیں۔ میرے پاس تیز کاٹنے والی تلوار تھی اور اُمِّ سُلَیۡمۡ کے پاس تیز خنجر تھا اور انہوں نے وہ خنجر کمر کے ساتھ باندھ رکھا تھا اور وہ امید سے تھیں۔ اِن کے علاوہ دو اور خواتین بھی تھیں۔ حضرت امِ عمارہؓ نے آواز دی اور کہا کہ اے انصار! تمہیں فرار ہونے سے کیا تعلق؟ وہ کہتی ہیں کہ مَیں نے ہوازن کے ایک شخص کو دیکھا جو جھنڈا اٹھائے گندمی اونٹ پر سوار تھا۔ وہ مسلمانوں کے پیچھے بھاگا جا رہا تھا۔ مَیں اس کے سامنے آئی اور اس کے اونٹ کی کونچوں پر وار کیا، وہ سوار اپنی پیٹھ کے بَل نیچے گرا تو مَیں نے اس پر حملہ کیا اور اس پر وار کرتی رہی یہاں تک کہ اسے موت کی نیند سلا دیا۔ پھر مَیں نے اس کی تلوار لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ صحابہؓ کو پکار رہے تھے اور صحابہؓ واپس آ رہے تھے اور پھر مسلمانوں نے دشمن پر حملہ کیا اور دشمن اتنی دیر ہی ٹھہر سکا جتنی دیر میں اونٹنی کو دوہا جاتا ہے۔ مَیں نے دشمن کی ایسی ذلت بھری شکست کبھی نہیں دیکھی وہ منہ اٹھائے اِدھر اُدھر بھاگے جاتا تھا۔

صحابہؓ کے واپس پلٹنے پر جب جنگ زوروں پر تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نظر اٹھا کر جنگ کا نظارہ کیا اور آپؐ اس وقت اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جنگ اپنے زوروں پر ہے۔ پھر آپؐ نے کنکر پکڑے اور انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا اور فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ربّ کی قَسم! یہ لوگ شکست کھا گئے۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قَسم! جونہی آپؐ نے کنکریاں پھینکیں تو کفار کی تیزی ماند پڑنے لگی اور ان کا معاملہ الٹنے لگا۔

اس موقعے پر آپؐ کی ایک دعا کا بھی ذکر ملتا ہے جو اس طرح ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْنَا اَے اللہ! مَیں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اَے اللہ! اُن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ہم پر غالب آئیں اور ہم مغلوب ہو جائیں۔

شیبہ بن عثمان ایک قریشی معزز شخص تھا جس کا باپ اُحد کی جنگ میں مارا گیا تھا، وہ خود کہا کرتا تھا کہ چاہے سارا عرب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کلمہ پڑھ لے مگر مَیں پھر بھی مسلمان نہیں ہوں گا۔ شیبہ کا بیان ہے کہ جب میدانِ جنگ میں آپؐ کے پاس صرف چند آدمی رہ گئے تو مَیں نے سوچا کہ یہ اچھا موقع ہے کہ مَیں محمد کو قتل کر دوں۔ یہ سوچ کر مَیں نے دائیں جانب سے حملہ کرنا چاہا تو وہاں مَیں نے عباس کو کھڑا دیکھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ عباس کی موجودگی میں محمد پر حملہ کرنا ممکن نہیں۔ پھر مَیں نے بائیں جانب سے حملہ کرنا چاہا تو اس طرف ابوسفیان بن حارث کو کھڑا پایا تو مَیں واپس ہو گیا۔ پھر مَیں نے آپؐ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے آواز دی کہ اَے شیبہ! میرے قریب آؤ۔ مَیں قریب آیا تو آپؐ نے تبسّم فرمایا اور میرے سینے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور یہ دعا کی کہ اَے اللہ! شیطان کو اِس سے دُور کر دے۔ شیبہ کہتے ہیں کہ خدا کی قَسم! اُسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے میرے کان، میری آنکھ اور میری جان سے بھی زیادہ مجھے عزیز ہو گئے اور میرا سینہ صاف ہو گیا۔ پھر آپؐ نے شیبہ سے فرمایا: اَے شیبہ! کافروں سے جنگ کرو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اب مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفاع میں تلوار لے کر آگے بڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں یوں جنگ کرنے لگا کہ اگر اس وقت میرا باپ بھی میرے سامنے آتا تو مَیں اس کو بھی قتل کر دیتا۔

جنگ کے خاتمے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے کہ شیبہ بن عثمان آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ تم اُس وقت سوچ رہے تھے اس سے یہ بہتر ہے جو خدا نے اب تمہارے لئے مقدر کر دیا ہے۔ پھر آپؐ نے شیبہ کو وہ تمام باتیں بتائیں جو شیبہ میدانِ جنگ میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا۔ شیبہ نے اپنے لئے بخشش کی دعا کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شیبہ کیلئے بخشش کی دعا کی۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad